صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 4 جنوری 2011ء بمطابق 28 محرم الحرام 1432 ہجری صبح گیارہ بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَO ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَO لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْأَخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُO وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ۔

(ترجمہ): یاد رکھو اللہ کے دوستو پر نہ کوئی اندیشہ (ناک واقعہ پڑنے والا) ہے اور نہ وہ (کسی مطلوب کے فوت ہونے پر) مغموم ہوتے ہیں وہ اللہ کے دوست ہیں۔ جو ایمان لائے اور (معاصی سے) پرہیز رکھتے ہیں۔ ان کیلئے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی (منجانب اللہ خوف و حزن سے بچنے کی خوشخبری ہے (اور) اللہ کی باتوں میں (یعنی وعدوں میں) کچھ فرق ہوا نہیں بڑی کامیابی ہے۔ اور آپ کو ان کی باتیں غم میں نہ ڈالیں تمام تر غلبہ اور قدرت بھی خدا کیلئے (ثابت) ہے وہ (ان کی باتیں) سنتا ہے اور ان کی حالت جانتا ہے وہ آپ کا بدلہ ان سے خود لے گا۔ و آخرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشاندار سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : محترمہ نور سحر صاحبہ، سوال نمبر 858۔ ہاؤسنگ منسٹر صاحب ہیں؟

سید قلب حسن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

سید قلب حسن: سر، دیکښے یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: دے خو وائی چه دا بنه Deal نه وو خو زما په خیال ډیر بنه Deal مو کړے دے خو کله به ئے سنبھالوئ؟

سید قلب حسن: دیکښے سر یو کوئسچن دے ؟

جناب سپیکر: جی قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: سر، دا یو ضمنی کوئسچن دے۔ په دے (ب) جز کښے دوئ جواب ورکوی سر، دے حکومت ته د دے سره نقصان نه دے شوے۔ لاندے دوئ (د) کښے لیکی، څه درے که دوه قسطونه 50ملین ایډوانس ورکړے شوی دی۔ دیکښے بیا دوئ 14.738 ملین واپس کړی دی صوبائی حکومت مرکزی حکومت ته، تقریباً 70 ملین د گزشته شپږو کالو نه دا پیسے د صوبائی حکومت بند دی نو دا نقصان نه دے منسټر صاحب؟

جناب سپیکر: منسټر صاحب دا اوس زمونږ دی که دا د فیډرل گورنمنټ دی؟ دا اول خو د دے جواب ورکړئ جی او بیا تاسو نه لږ زه خپله معلومات کوم چه دا اوس مونږه اغستے دی که واپس کړے مو دی؟ آنریبل منسټر فار هاؤسنگ، پلیز۔

جناب امجد خان آفریدی (وزیر برائے ہاؤسنگ): سپیکر صاحب، د دے کوئسچن چه کوم موؤر دے، هغه حاضر نه دے، هغه هاؤس کښے نشته، لهذا قلب حسن صاحب چه کله خپل کوئسچن راوړی بیا به د هغے جواب ورکړو جی۔

جناب سپیکر: نه، دا د فلور پراپرټی شوه او د ټولے اسمبلئ پراپرټی ده، د دے جواب به ورکوئ چه څوک څه غواړی جی۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب! امجد آفریدی صاحب درے کاله آرام سره دلته کښینے ناست وو نو زه وایم چه دا پهلا کوئسچن دے د دوئ چه دے هاؤس ته راغلے دے نو د دے جواب خود کم از کم ورکړی کنه؟

(قهقهے)

جناب سپیکر: ټهیک شوه، ټهیک شوه ورکوی جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، د دے تحقیقات اوکړئ چه خلقو ته پته اولګی چه د دوئ سره محکمه شته؟

(قهقهے)

سید قلب حسن: اصلی مقصد هم دا دے چه دلته پته اولګی چه دا محکمه دوئ سره ده۔

جناب سپیکر: جی امجد آفریدی صاحب۔

وزیر ہاؤسنگ: سپیکر صاحب، دیکښے داسے چل دے جی چه دیکښے Advance payment پراونشل ګورنمنټ کړے وو 50 ملین، اول قسط مونږ ورکړے وو، دویم مو هم ورکړے، بیا د هغے نه بعد د فیډرل ګورنمنټ نه صوبائی ګورنمنټ دا فلیټس واپس واغستل او په هغے کښے دریم قسط هغوی ته نه دے ادا شوے او فیډرل ګورنمنټ چه کومے پیسے واپس راکړے دی، په هغے باندے صوبائی ګورنمنټ دا فیصله کړے وه چه مونږ به دا فلیټس Sell out کوؤ خو هغے کښے مونږ درے ځله ټینډرز وړکړو، یوے پارټئ هم Participate نه کړو نو اوس مونږ ټینډرز ورکړلو جی کنټریکټرز ته او د دغه فلیټس اوس کیس چلیږی په سیشن کورټ کښے، عدالت کښے، چه عدالت نه Case vacate شی نو دیکښے د زوړ کنټریکټرز Liabilities دی او چه د زوړ کنټریکټرز Liabilities clear شی او کیس د عدالت نه واپس راشی، بیا به په دے باندے کار شروع شی جی۔

جناب سپیکر: دا سرکاری ملازمینو له استعمالیږی نه؟

وزیر ہاؤسنگ: دا به بیا بعد کښے د دے فیصله ګورنمنټ کوی چه آیا ګورنمنټ سرونټس ته ورکوی او که Sell out کوی ئے جی؟

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں معذرت خواہ ہوں لیکن ایک اہم پوائنٹ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، اسی کوئسچن کے سلسلے میں کہ اگر ہم رولز پہ چلیں گے تو جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ رول 45 کی طرف دلانا چاہتا ہوں: "**Mode of asking questions**: - (1) At the time of asking questions, the Speaker shall call successively each Member in whose name a Starred Question appears in the list of the questions." جس طرح ابھی آپ نے کیا۔

"(2) The Member so called shall rise in his place and unless he states that it is not his intention to ask the question standing in his name, he shall ask the question by reference to its number on the list of questions." ایک، پھر دوسرا جی۔ "(3) If on a question being called, it is not put or the Member whose name it stands is absent, just like today, when you call the name and the Member is absent, the Speaker, at the request of any other Member, may direct the answer to it be given".

آپ سے اس میں پھر وہ ریکویسٹ کرے گا کہ وہ ممبر نہیں ہے، میں کوئسچن کرنا چاہتا ہوں، وہ کوئسچن نمبر پڑھے گا اور منسٹر صاحب جواب دیں گے اس کا اور اس کے بعد سپلیمنٹری کا جو نمبر ہے، وہ پھر آپ کا 46 میں آتا ہے "When a starred Question has been answered," مطلب ہے جب وہ جواب دے گا "any Member may ask such supplementary questions" سپلیمنٹری کوئسچن کا نمبر اس وقت آئے گا جب Main Question وہ پڑھے گا، جواب دے گا، اس میں تو نہ اس نے نمبر پڑھا، نہ اس نے جواب دیا اور سپلیمنٹریز سٹارٹ ہو گئے۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب، پہلے کوئسچن نمبر پڑھو۔

سید قلب حسن: سر، کوئسچن نمبر دے 858۔

جناب سپیکر: جی۔

* 858 _ محترمہ نور سحر (سوال سید قلب حسن نے پیش کیا): کیا وزیر ہاؤسنگ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ناساپا فلیٹس مرکزی حکومت سے خرید لیے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض افسران کی نااہلی کی وجہ سے ناساپا فلیٹس خریدنے سے حکومت کو نقصان پہنچا ہے;

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ نے مرکزی حکومت سے ناساپا فلیٹس کتنی قیمت پر اور کب خریدے، کون کونسی تاریخوں کو اقساط کی ادائیگی کی گئی ہے;

(ii) جن افسران کی ناساپا فلیٹس کی خریداری کیلئے نامزدگی کی گئی تھی، ان کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) مذکورہ فلیٹس پر کام کی رفتار اور جو رقم بقایا رہتی ہے، نیز کتنی رقم زیادہ ادا کی جائے گی، کی تفصیل فراہم کی جائے;

(iv) جن نااہل افسران کی وجہ سے سرکار کو نقصان پہنچا ہے، ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) (i) صوبائی کابینہ کی منظوری کے بعد صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت سے ایک معاہدے کے تحت جیسے بھی ہیں کی بنیاد پر 123.76 ملین روپے کی قیمت پر خریدنے کا معاہدہ 23/02/2005 میں کیا تھا۔ معاہدے کی رو سے اقساط کی ادائیگی مندرجہ ذیل تاریخوں کو کی گئی:

تفصیل	رقم	تاریخ ادائیگی
ایڈوانس	50 ملین	07/03/2005
پہلی قسط	18.50	16/06/2005
دوسری قسط	18.50	24/08/2005
تیسری قسط	18.377	22/09/2006
ٹوٹل	105.377	

جبکہ آخری قسط مبلغ 18.377 ملین روپے جس کی ادائیگی دسمبر 2004 تک کرنی تھی، روک لی گئی۔ جبکہ مرکزی حکومت نے ادا شدہ رقم میں سے 16/04/2009 کو 14.738 ملین صوبائی حکومت کو واپس کر دیئے۔

(ii) خریداری کیلئے معتمد انتظامیہ کی زیر صدارت محکمہ تعمیرات، منصوبہ بندی و ترقیات، خزانہ اور ادارہ تحفظ ماحولیات کے نمائندے شامل تھے، جسکے تیار کردہ عبوری معاہدے کو صوبائی کابینہ کے اجلاس، منعقدہ 16 مئی 2003 میں پیش کیا گیا۔ کابینہ کے ممبران پر مشتمل کمیٹی نے کئی اجلاس کے بعد 21/10/2004 کو اپنی سفارشات کابینہ کی منظوری کیلئے پیش کیں اور صوبائی حکومت نے 20/12/2004 کو اس کی منظوری دی۔

(iii) مذکورہ فلیٹس پر کسی قسم کا کام نہیں ہو رہا ہے اور نہ ہی کوئی رقم ادا کی جائے گی۔

اوپر دی گئی تفصیل کی روشنی میں کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

سید قلب حسن: سر، سپلیمنٹری کوئسچن دا دے چہ دیکبنے تقریباً 70 million rupees د صوبائی حکومت گزشته شپږو کالو نه پینډنګ پرتے دی نو زما کوئسچن دا وو چه دا جواب دوئ چه کوم ورکړے دے د (ب) چه یره فلیٹس خریدنے سے حکومت کو نقصان نہیں پہنچا۔ دا وضاحت د اوکړی، هغه وضاحت زما خیال دے منسټر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه وضاحت خو اوشو کنه جی۔

سید قلب حسن: او جی، او۔

جناب سپیکر: نو بس تاسو Satisfied یئ۔

سید قلب حسن: او جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ سوال نمبر 872 نور سحر بی بی، موجود نہیں۔ محترمہ زرقا بی بی۔

محترمہ زرقا: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سوال نمبر جی؟

محترمہ زرقا: سوال نمبر 1128۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1128 _ محترمہ زرقا: (الف) آیا یہ درست ہے کہ بخشو پل پشاور کے قریب محکمہ ہاؤسنگ کی اراضی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ کی زمین پر ناساپا میں فلیٹس تعمیر کرائے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ کے سکیل ایک تا سکیل پندرہ کے کئی ملازمین ذاتی مکان سے محروم ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ کے بے گھر ملازمین کو ریگی للمہ میں پلاٹ نہیں دیئے گئے ہیں؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت محکمہ ہذا کے گریڈ ایک تا گریڈ پندرہ کے ملازمین کو آسان قسطوں پر مذکورہ فلیٹس دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) درست ہے۔

(ب) یہ فلیٹس ہاؤسنگ اتھارٹی اسلام آباد نے تعمیر کئے تھے۔

(ج) مذکورہ محکمہ میں سکیل ایک تا سکیل پندرہ تک 18 ملازمین ہیں جن میں 12 ملازمین کے پاس ذاتی اور 2 کے پاس سرکاری مکانات ہیں۔

(د) محکمہ ہاؤسنگ کے اکثر ملازمین کو ریگی للمہ میں پلاٹ دیئے جا چکے ہیں۔

(ھ) بخشو پل کے قریب ناساپا کے مقام پر مرکزی حکومت نے مذکورہ فلیٹس تعمیر کئے تھے جو کہ مکمل نہیں ہیں جن کی تفصیل نیچے درج ہے، بعد میں مرکزی حکومت نے یہ فلیٹس حکومت صوبہ پختونخوا (محکمہ ہاؤسنگ) کو فروخت کر دیئے۔ کافی غور و خوض کے بعد مجاز اتھارٹی نے ان فلیٹس کو موجودہ حالت میں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا۔ محکمہ ہذا نے تین بار مذکورہ فلیٹس کی فروخت کیلئے اخباروں میں تشہیر کی مگر سوائے پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے کسی نے بھی ان فلیٹس کو خریدنے میں دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ چنانچہ محکمہ نے صوبائی حکومت کو ایک سمری بھیجی ہے تا کہ فلیٹس میں نامکمل کام مکمل کیا جا سکے اور رہنے کے قابل بنایا جا سکے، مجاز اتھارٹی نے جو بھی فیصلہ کیا محکمہ اس کا پابند رہیگا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ زرقا: جی سر۔ میرے سوال کے جز (د) کے جواب میں محکمہ نے مجھے جواب دیا ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ کے اکثر ملازمین کو ریگی للمہ میں پلاٹ دیئے جا چکے ہیں۔ انہوں نے تو یہ بتا دیا ہے کہ اکثر ملازمین

کو پلاٹ دیئے جا چکے ہیں لیکن انہوں نے نہ پلاٹس کے نمبر ز بتائے ہیں اور نہ ان ملازمین کے نام بتائے ہیں اور آخری سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ نے صوبائی حکومت کو ایک سمری بھیجی ہے تاکہ فلیٹس میں نامکمل کام کو مکمل کیا جاسکے اور ان کو رہنے کے قابل بنایا جاسکے۔ مجاز اتھارٹی نے جو بھی فیصلہ کیا محکمہ اس کا پابند ہوگا۔ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ان فلیٹس کو جب مکمل کیا جائے تو صوبائی حکومت کے جو ملازمین ہیں، ان کو دیئے جائیں تاکہ ان کے رہنے کیلئے چھت مہیا ہو سکے اور وہ بھی اپنے گھر کے مالک بن سکیں؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر، اجازت دے ؟

جناب سپیکر: جی عطیف خان، سپلیمنٹری کوئسچن۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، څنګه چه زمونږ دے خور دا سوال کړے دے سپیکر صاحب، لکه ښه خو به دا وی چه دا کورونه فوری طور باندے کمپلیټ شی، په ډیر قیمتی ځائے کښے دی او یعنی ډیر زمونږ ملګری اکثر مونږ له درخواستونه راکوی چه یره چیف منسټر ته زمونږ د پاره ته ریکویسټ اوکړه چه مونږ ته کور ملاؤ شی، د کورونو ډیر زیات کمے دے، که دا کورونه کمپلیټ شی او دے سرکاری ملازمینو ته حواله شی نو کم از کم د هغوی به پرے څه مسئله حل شی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): سپیکر صاحب! څنګه چه معزز رکن اووئیل، دلته مو دا فلیټس چه دی، د دے کیس په عدالت کښے چلیږی جی، کومه پورے چه هغه نه وی Withdraw شوے او د دے Completion نه وی شوے، دے باندے هیڅ قسم فیصله فی الحال نه شی کیدے، چه کله دا کمپلیټ شی، زه به پخپله صوبائی ګورنمنټ ته وایم چه دا د ریټائرډ ملازمینو ته ورکړے شی یا د حاضر سروس ته لاړ شی جی۔

جناب سپیکر: د دے خو ډیره موده اوشوه۔ دا کوم ځائے کښے دا کیس شروع دے ؟

وزیر ہاؤسنگ: سیشن کورټ کښے جی۔

جناب سپیکر: ایډوکیټ جنرل صاحب، د دے مونږ څه کولے شو، دا خو پینځلس کاله اوشو چه دا دوئ اغستی دی او-----

جناب اسد اللہ خان چمکنی (ایڈوکیٹ جنرل): داخو پکار ده چه دوئ Pursue کړی، دا څوک د راشی مونږ سره د ملاؤ شی او Government pleader سره به مونږ خبره اوکړو چه کوم سټیج کښے دے او کوم ځائے کښے پروت دے او کوم خوا دے ؟

وزیر ہاؤسنگ: دا جی کنټریکټرز سره دے جی، زوړ کنټریکټرز سره۔

جناب سپیکر: دا محکمه Over load ده، کار پرے ډیر زیات دے۔

وزیر ہاؤسنگ: جی ؟

جناب سپیکر: د هغوی تاسو سره ملاویدل ډیر ګران دی، تاسو به ورځئی۔

(قہقہے)

وزیر ہاؤسنگ: زه به ورشم جی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: د امجد خان محکمه ډیره Over loaded ده۔

(قہقہے)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، دے باندے ډیره روشنی واچوئ۔

وزیر اطلاعات: داسے ده جی چه رشتیا خبره دا ده چه دا کنټریکټر کورټ ته تلے دے، اوس دا د عدالت خبره ده، مطلب دا دے چه په دے ځائے کښے خبره به مناسب نه وی، دا دومره ښه بلډنګ تیار شوے او هغه بلډنګ ورځ تر ورځه غورزیږی، پردو خلقو قبضه کړے دے، قابضین ترے اوځی نه، حکومت ته پرابلم دا دے چه دا د حکومت دی که د حکومت نه دی، زورنډ دی۔ اوس د یو کنټریکټر په وجه باندے کروړونه روپئ ضائع کیږی، د دے د پاره هم پکار ده چه داسے یو لار راواوځی۔ مونږه به کورټ ته هم خواست کوؤ، مونږ منت کولے شو چه قومی سرمایه ضائع کولو نه د بچ کولو د پاره پکار دا ده چه زر تر زره دا Decision اوکړی چه یو سړی د خپل مفاداتو په خاطر دومره قومی سرمایه زوړنډه ساتلے

ده، دا خو ډیره ناروا خبره ده، مونږ د هاؤس نه دا اپیل کوؤ په ځائے د دے چه څوک ځی او دغه کیږی، نن سبا خو د خدائے فضل دے خلق سوموټو ایکشن اخلی نو دا خو دومره غټه مسئله ده چه پکار وه چه زر تر زره که کنټریکټر تلے وی نو چه زر تر زره دا مسئله حل شی او دا قومی سرمایه د تباهئ نه بچ شی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل ڈپٹی سپیکر صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، ډیره مهربانی سر!۔ میاں صاحب چه په کومه حواله باندے خبره اوکړه چه یره دا کنټریکټر عدالت ته تلے دے او هغه به Stay اغستے وی او د دے وجه نه، Actually ایډوکیټ جنرل صاحب هم ناست دے Under Article 199 شپږو میاشتو نه زیات مطلب دا دے چه Interim injection ورکولے نه شی او دغسے Order 39, rule 12, of the civil procedure code شپږو میاشتو نه زیات کیدے نه شی۔ اصلی خبره دا ده چه همیشه تاسو کتلے وی چه څومره د حکومت کیسونه په عدالتونو کښے وی We are losing those cases، زمونږ د ډیپارټمنټس Interest نه وی بلکه د ډیپارټمنټ خلق، مطلب هغه خلق فریق سره ملاؤ شی هغوی نه پیسے اخلی، د هغے وجے نه مطلب دا دے چه هغه Delay شی۔ ګنی Actually اوس د هم دا اوګوری دیکښے به Stay هم ختمه شوے وی۔ آرډر شیټونه څوک نه ګوری د عدالت نو د هغے پورسیډنګز نه کیږی نو د دے وجے نه زه ایډوکیټ جنرل ته په دے دغه کښے چه هغه دیکښے خپل Interest واخلی او دا څیز ختم کړی ځکه چه دا قانون دے چه شپږو میاشتو نه زیات مطلب دا دے چه Stay نه ملاویږی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: داسے ده جی چه د کورټ نه بهر هم د Arbitration لارے کهلاؤ دی او زمونږ سټینډنګ کمیټی شته، سټینډنګ کمیټی ډیره Powerful وی، پکار دا ده چه دا باقی ذمه واری هغے ته حواله شی او د سټینډنګ کمیټئ د چیئرمین هم ډیر خپل پاورز شته دے چه هغه په دیکښے رابطه اوکړی او مسئله حل کړی۔

جناب سپیکر: تھیک شوه، بالکل، This Question is kept pending۔ اے جی صاحب! آپ اور منسٹر صاحب کل تک Factual position اسمبلی کو پیش کریں، تھینک یو۔

محترمہ زرقا: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: محترمہ! کل تک Factual position آ جائے گی۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ان کا کونسچن ہو چکا ہے، Sorry۔ میرے بھائی ہیں، آپ خواہ مخواہ ان کو وہ نہ کریں۔ ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، تاسو پرے دغه کیږئ مه، په ژوند کښے ډیرو کمو خلقو د نرتوب کار کړے دے نو خیر دے څه دغه دے (قہقہہ) زمونږ دا خوئیندے تکړه دی جی۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! ډیر غټ سوال دے، (قہقہے) اوس نران د شمار شو۔ (قہقہے)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1215 _ جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کیا محترم وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ صوبہ خیبر پختونخوا صوبے میں ہاؤسنگ سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مہربانی کر کے تمام مذکورہ منصوبے برائے مالی سال 09-2008 اور 2010-2009 کی تفصیلات مہیا کی جائیں؛

(ii) تمام موجودہ سکیموں کی مرمت، اضافہ اور منصوبہ بندی کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) سالانہ ترقیاتی پروگرام 2009-2008:

مالی سال 2008-09 میں ہاؤسنگ سیکٹر میں چھ سکیمیں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں رکھی گئیں۔ان میں تین سکیموں کا تعلق فیزیبلٹی سٹڈی برائے سرکاری ملازمین اور برائے جنرل پبلک سے ہے جبکہ ایک سکیم برائے خریداری زمین ہے اور باقیماندہ دو سکیمیں برائے انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ پراونشل ہاؤسنگ اتھارٹی اور اسٹیبلشمنٹ آف پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ شامل ہیں، کی تفصیل ذیل میں Annexure-I پر درج ہے۔

(ii) سالانہ ترقیاتی پروگرام 2009-2010:

مالی سال 2009-2010 میں دوبارہ چھ سکیمیں ہاؤسنگ سیکٹر میں رکھی گئیں جن میں چار تو پرانی سکیمیں تھیں جبکہ دو پرانی سکیمیں سالانہ ترقیاتی پروگرام سے نکالی گئیں اور ان کی جگہ دو نئی سکیمیں ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کو دی گئیں، ذیل میں Annexure-II پر درج ہے۔

ابھی تک ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ / پراونشل ہاؤسنگ اتھارٹی نے کوئی سکیم مکمل نہیں کی، اسلئے متعلقہ جواب "Nil" تصور کیا جائے۔

Annexture I
Detail of ADP 2008-09

ADP No.	Scheme	Allocation	Actual exp:	Remarks
467/40419	Infrastructure Dev. For PHA	1.00	1.00	100% utilization on purchase of equipment for the official use.
468/ 50191	F/S & launching of Housing Scheme for Govt; Servants in all districts of NWFP	7.00	4.400	4.400 million Utilized on account of Planning & Detail Designing of High rise flats at Phase-V Hayat Abad & carried out F/S for lauching of Housing Scheme at

				Jalozai District Nowshera & Sheikhan Kohat . Balance amount surrendered.
469/ 50192	F/S & launching of Housing Scheme for General Public in all districts of NWFP	4.250	0.694	0.694 million were utilized for F/S & launching of Housing Scheme at Jalozai District Nowshera & Sheikhan Kohat. Rs. 2.549 million was reappropriated to Scheme No.472/80058 . Balance amount surrendered.
470/ 50193	F/S & launching of Housing Scheme for Govt. Servants & General Public at Rakh Zandani D.I.Khan	0.500	0.485	0.485 million expenditure incurred on account of feasibility while the rest amount were surrendered and the scheme was dropped.
472/ 80058	Acquisition & purchase of land for launching of	20.00	22.549	A sum of Rs.22.549 million paid to PDA on

	Housing Schemes for Government Servants & General Public in various districts of NWFP.			account of purchase of 28 canal land in Phase V Hayat Abad. Land acquired for construction of High Rise Flats for the Govt. Servants.
473/ 80059	Establishment of PMU in Housing Deptt:	1.00	---	Scheme was not approved hence the allocation was surrendered.
	Total	33.750 m	29.128	

Annexture II

Detail of ADP 2009-10

ADP No.	Name of Scheme	Allocation	Actual Exp:	Remarks
447/20827	F/S & Construction of flats & Houses at Race Course Garden/ Khyber road & Civil Quarters Peshawar.	10.00	----	One part of the scheme i.e. F/S and construction of flats & houses at Civil Quarters Peshawar was shifted to Housing Deptt: from C&W Deptt. Consultant has been appointed and work is in progress.
448/40419	Infra structure	17.50	7.50	Construction

	dev. For PHA			of office accommodation is in progress. Rs. 10.00 million was surrender
449/50147	For payment for Pakistan Housing Authority of Account of Purchase of Housing Colony Nasapa Payan S.H: Completion of balance works.	97.00	---	These flats were sold to Provincial Government of Khyber Pakhtunkhwa, but remained abandoned by the Pakistan Housing Authority Islamabad. Taken over on “as is where is” basis by the Provincial Housing Authority Peshawar on 9/3/2009. PC-1 for balance work approved on 16/6/10 by the PDWP work will be taken in hands shortly.
450/50191	FS & Establishment of Housing Scheme for	12.827	6.521	5.400 million utilized on account of Planning &

	Govt: Servants in all districts of NWFP S.H: Constrution of High Rise Flats at Hayatabad.			Detail Designing of High Rise Flats at Phase-V Hauyat Abad. Rs. 0.785 million utilized on fencing of 190 Kanal land of Mulazai and the remaining of Rs. 0.336 million utilized on Topographic Survey of various sites in Peshawar, Charsadda and Swat for Launching of Housing Scheme for Govt: Servant.Balance amount was surrender.
451/50192	F/S & Establishment of Housing Scheme for General Public in all districts of NWFP	9.00	0.196	0.196 Million were utilized on carrying out Topographic Survey in various site in Peshawar, Charsadda and Swat for F/S &

				launching of Housing Scheme for General Public. Balance amount was surrender.
453/80059	Establishment of PMU in Housing Department.	5.00	5.00	Scheme approved for Rs. 92.118 million initially for Five Districts viz Peshawar, Charsadda, Nowshera, Mardan and Swat were taken in hand.
	Total	151.327	19.217	

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب د ډیپارټمنټ جوابونه راکړی دی او کم از کم زه پرے ډیر Satisfied نه یمه جی۔ هاؤسنګ ډیپارټمنټ چه دے، د دے ډیر زیات ضروری کار دے جی، وجه دا ده جی آبادی روزانه زیاتیږی لګیا دے او پلاننګ نشته دے جی۔ دا چه کوم جوابونه ئے ورکړی دی سر، تاسو صرف د دوئ جوابونه اوګورئ، دا د Violations نه ډک دی جی۔ سر اے ډی پی 2008-09 کښے ټوټل دوئ د 33.750 کارونه کړی دی، غوښتے دی Budget allocation شوے دے خو که تاسو اوګورئ جی دیکښے نمبر 2 هغه اوګورئ Balance amount surrenderd، دا چه دے پوره شوے نه دے، یو دوه درے سکیمونه چه دی هغه سرینډر شوی نه دی او اخیرنے سکیم چه کوم 453/80059 ګرانټ لاندے اغستے دے نو دا ډیر Interesting دے جی۔ یو ملین ئے اغستے دے او دا لیکی ډیپارټمنټ چه Scheme was not approved hence the allocation was surrendered، سر چه کله تاسو بجټ ډیمانډ

گرانټ کوئ نو پکار دا ده چه پلاننگ شوے وی د ډیپارټمنټ، وروستو خو نه کیږی خو سر بیا تاسو د 2009 او 2010 کال اوگورئ هم دغه نمبر گرانټ بیا شوے دے د Five million د پاره، بیا کار په هغے روان دے۔ داسے سر، فیزیبلټی تاسو اوگورئ جی، فیز 5 د پاره تاسو اوگورئ په 2009 کبنے هم فیز 5 د پاره High rise flats چه دی، د هغے د پاره څلور ملین Actual expenditure شوے دے۔ Allocation سر، Allocation د Seven million دے، ټهیک ده سر۔ بیا هغے کبنے تاسو واپس اوگورئ په 191 کبنے په 2009 اے ډی پی کبنے بیا دے د پاره سر12.8 -----

<u>جناب سپیکر</u>: یو منټ، یو منټ۔ Attach څه نشته جی، دا چرته دے د دے attachments چرته دی؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر، دا اے ډی پی سره دی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ما سره خو نشته، دا څنگه ورکنگ پیپر، دا تاسو کوئسچن دغه-----

(شور)

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، دا خو-----

<u>جناب ثاقب اللہ خان</u>: شته دے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا ډیر زیات دے چه دا ولے نشته؟ دا خو دوه پاڼے دے۔ جی ثاقب خان، تاسو وایئ۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر، دا تاسو اوگورئ چه هم هغه فلیټ چه دے فیز 5، دیکبنے نور هم دی، هغے د پاره بیا سر، څه 12.827 ملین ایلوکیشن شوے دے، 6.521 دغه کبنے اوس سر، ایلوکیشن کیږی۔ تاسو ته سر، د G.F.R. rules پته ده جی، سر تاسو اوگورئ Central treasury rules 290 چه دی هغه وائی چه No money should be drawn from treasury unless required for immediate disbursement. It is not permissible to draw money from treasury in anticipation of demand or prevent lapse of budget grant. بل اوگورئ سر، هر ځائے کبنے هر یو کبنے ډیمانډ ئے څه کړے دے او بیا ټول سرینډر شوی دی۔ دغسے سر، G.F.R rule 12، اوگورئ:

"A controlling officer must see not only that the total expenditure is kept within the limits of the authorized appropriation but also that the funds allotted to spending units are expended in the public interest and upon objects for which the money was provided".

سر، دا بل رول دغه دے جی۔

جناب سپیکر: نه دا خو اوشو جی ستا۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، یو خبره بله کوم۔ بل سر، دوئ فیز 5 کښے High rising flats جوړوی جی، فیز 7 کښے جوړ دی او تر نن ورځے پورے درے څلور کاله اوشو چه جوړ دی، هغه خالی دی نو چه د یو Utilization نه دے شوے نو د بل ولے؟ زه دا ریکویسټ کوم جی چه کم از کم دا د فلیټونو Matter خو چه دے کمیټئ ته لاړ شی چه Thrash out شی۔ آبادی زیاتیږی لګیا ده د کر زمکه ختمیږی لګیا ده او پلاننګ نشته دے سر، هاؤسنګ به دغه کوی، زما ریکویسټ دا دے چه دا کوئسچن د Seriously واخلی سر۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

مولوی عبید اللہ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، د هغوی هم سوال راغلو، لږ زر، مختصر سوال کوئ جی۔

مولوی عبید اللہ: بس مختصر کوم۔ چونکه هاؤسنګ سره دا سوال تعلق لری نو ولے نه د کبنیناستو د پاره، کورونه هر ضلع کښے هر صوبه کښے کمے دے نو د صوبائی اسمبلئ ممبرانو ته چه کوم فنډ ملاویږی، هغه فنډ په مد کښے خپل علاقے د پاره د Priority بنیاد باندے واړه واړه سیټونه د جوړ کړی او غریب خلقو باندے چه د چا کور نه وی نو مفت د تقسیم کړی، دا نه شی کیدے؟

جناب سپیکر: دا اوس یو Separate issue راغله جی، اودریږه د دے زړو حساب ورسره اوکړو، دا نوے خبرے به بیا کوؤ۔ جی آنریبل منسټر صاحب۔

وزیر ہاؤسنگ: دیکښے لږ څه رنګ چه معزز رکن اووئیل جی، موږ دا ډیټیلز ورکړی دی که بیا هم پکښے لږ ډیر فرق وی نو هغه به اوګورو چه دا ولے دے

جی؟ او کومه پورے چه دوئ د فلیټس خبره اوکړه، د فیز 5 نو هغه د هاؤسنگ ډیپارټمنټ سره نه دی جی۔

جناب سپیکر: د چا سره دی؟

وزیر ہاؤسنگ: هغه د هاؤسنگ ډیپارټمنټ سره، ما مخکښے هم دے فلور باندے دا خبره کړے ده جی چه هاؤسنگ ډیپارټمنټ چه دے، دا نیمچه دے جی، دا نیمچه ډیپارټمنټ دے چه کله دا پوره شی نو بیا د دا معزز رکن کوئسچنز کوی، زه به ئے جوابونه ورکوم خو چه کومه پورے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا تاسو سره نه دے؟

وزیر ہاؤسنگ: دا ما سره نه دے جی، دا د بشیر بلور صاحب سره دے جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا سے ده سر، چه دوئ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! فلیټس جوړ دی جی، فیز 7 کښے، هاؤسنگ ډیپارټمنټ Primary owner دے جی د دے سکیمونو۔

جناب سپیکر: دے وائی چه دا دغه۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ګورئ جی، دا خو داسے مسئله ده چه یو منسټر صاحب سره به نه وی بل منسټر صاحب سره به وی، دا خو ګورنمنټ دے، دیکښے خو زما کار نه دے جی۔ دا د منسټر صاحب له واپس ورکړی۔

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! داسے کار دے، ښوک چه موجود دی، هغه سره دے نه او چه چا سره دے نو هغه موجود نه دے۔ (قہقہے) رښتیا خبره جی داسے ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه خو دلته وو، چرته دے، بشیر بلور صاحب څه شو؟

وزیر اطلاعات: نه جی، د بشیر خان مخکښے به امجد بیا خبره کولی شی یا نه، نو دا ورسره ثاقب صاحب مهربانی کړے ده چه په دے ذریعه ئے خپل فریاد اوکړو۔

(قہقہے) نو ځکه چه هاؤسنگ هم چه کوم دے ، هغه بشیر خان سره دے ، بهرحال هغه زمونږ مشر دے که زمونږ دا هم ورته حواله کوئ نو بدیت ئے نشته۔۔۔۔

<u>ایک آواز</u>: امجد خان ته ئے ورکړئ کنه۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: لږ یو منټ، خو جی هغه شته دے نه او دا سوال چه کمیټئ ته حواله شی نو د دے سر به معلوم شی چه په حقیقت کښے مطلب دا دے چه څه شوی دی؟

<u>Mr. Speaker:</u> Okay. Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee, with the direction to submit its report within five days.

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: یہ آپ نہیں دے سکتے، یہ Important question ہے، Within five days تاکہ اس کے مالک کا پتہ چل جائے جی، Thank you, within five days۔

<u>One voice</u>: Seven days.

<u>Mr. Speaker</u>: Okay, seven days. 847 د چا دے؟ قاسم خان خټک صاحب۔

* 847 _ <u>ملک قاسم خان خٹک</u>: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تمام گاڑیوں کو روٹ پرمٹ جاری کئے جاتے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں کے دوران بین الصوبائی، صوبے کے دیگر شہروں اور اندرون شہر چلنے والی گاڑیوں کو جو پرمٹ دیئے گئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات، ٹرانسپورٹ)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی صوبہ سرحد و ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز نے سال 2006, 2007 اور 2008 کے دوران بین الصوبائی و بین الاضلاعی روٹوں پر کمرشل گاڑیوں کو بالترتیب 22764, 21891 اور 30210 روٹ پرمٹ کی تجدید و جاری کئے ہیں۔ اسی طرح ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی پشاور نے شہر کے اندر چلنے والی گاڑیوں کیلئے سال 2006, 2007 اور 2008 کے دوران بالترتیب 4382, 3865 اور 3625 روٹ پرمٹ جاری کئے ہیں۔ تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

ملک قاسم خان خٹک: نہ جی، مطمئن یم منسٹر صاحب مصروف دے۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Next Mufti Syed Janan Sahib.

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر دے جی 951۔

جناب سپیکر: جی۔

* 951 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈرائیونگ کیلئے کوئی ضابطہ اخلاق موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضابطہ اخلاق کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) سال 2008 اور 2009 کے دوران جو ڈرائیور مذکورہ ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہیں اور حکومت نے ان کے خلاف جو اقدامات کئے ہیں، ان کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات، ٹرانسپورٹ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) گاڑیوں کے چلانے کے بارے میں ضابطہ اخلاق قاعدہ 98 اور 99 موٹر وہیکلز رولز 1969 کے باب نمبر 4 کے تحت دیئے گئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ قاعدہ 98 پبلک سروس وہیکلز کے ڈرائیوروں کا طرز عمل اور فرائض:

پبلک سروس وہیکل کا ڈرائیور:

- کسی شخص، جانور یا چیز کو ڈرائیور کی سیٹ کے ساتھ ایسے طریق میں رکھنے کی اجازت نہیں دیگا، جس سے اسے سڑک دیکھنے یا وہیکل پر مناسب کنٹرول رکھنے کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہو۔
- مسافر کی توجہ دلانے کیلئے شور نہیں مچائے گا۔
- ان نافذالوقت قواعد اور ضوابط کے تابع جن کی رو سے خاص مصرحہ مقامات پر یا ان کے سوا مسافروں کو لینے یا بٹھانے سے منع کیا گیا ہو، وہیکل کو کنڈ کٹر کے یا کسی ایسے مسافر کے مطالبے یا اشارے پر جو گاڑی کے حق کا خواہشمند ہو اور سوائے جب کہ وہیکل میں کوئی جگہ نہ ہو کسی ایسے شخص کے مطالبے یا

اشارے پر جو مسافر بننے کا خواہشمند ہو کسی محفوظ اور آرام دہ پوزیشن میں کافی عرصہ کیلئے وہیکل کو ریسٹ دے گا۔

- کسی مسافر کو چڑھانے یا اتارنے کی غرض سے اپنی وہیکل کو کسی ایسے مقام پر یا اس کے قریب کھڑا کرتے وقت جہاں اسی غرض سے کوئی دوسری پبلک سروس وہیکل کھڑی ہو، اپنی وہیکل کو اسی طرح نہیں چلائے گا کہ دوسری وہیکل کا ڈرائیور یا کنڈکٹر یا کوئی مسافر جو اس پر سوار ہو رہا ہو یا سوار ہونے کی تیاری کر رہا ہو یا اس سے اتر رہا ہو، خطرہ میں پڑ جائے یا اسے بے آرامی ہو یا اس کے کام میں خلل اندازی ہو اور وہ اپنی وہیکل کو دوسری وہیکل کے سامنے یا عقب میں اور سڑک یا مقام مذکور کی بائیں طرف کھڑا کریگا۔
- تمام اوقات پر اپنی وہیکل کو مناسب اور درست حالت میں قائم رکھنے کیلئے تمام معقول احتیاطی تدابیر کریگا اور تندہی سے کام لے گا اور جان بوجھ کر وہیکل کو اس وقت نہیں چلائے گا جب کہ وہ یا اس کی بریک ٹائر یا لیمپ ایسی ناقص حالت میں ہو جس سے کسی مسافر یا دیگر شخص کے خطرہ میں پڑ جانے کا احتمال ہو جبکہ وہیکل کے ٹینک میں اتنا کافی پٹرول یا ڈیزل آئل موجود نہ ہو کہ وہ راستے میں اگلے پٹرول بھرنے والے اسٹیشن تک پہنچ سکے اور
- موٹر کیب کی صورت کے سوا جب تک کہ مسافران وہیکل میں بیٹھے رہیں، اس کے ٹینک کو پٹرول یا دیگر سیال ایندھن سے نہیں بھرے گا اور
- سواری کا کرایہ یا سامان کا کرایہ ادا کر دیئے جانے پر مسافر کو فوراً ٹکٹ جاری کرے گا، سوائے جب کہ سواری کا کرایہ یا سامان کا کرایہ ادا کر دیئے جانے پر سفر کا ارادہ رکھنے والے مسافروں کو وہیکل کے باہر پیشگی ٹکٹ جاری کرنے کا انتظام موجود ہو اور مسافر کے پاس ایسا ٹکٹ موجود ہو۔

2۔ <u>قاعدہ 99۔ پبلک سروس وہیکلز کے ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کے فرائض:</u>

پبلک سروس وہیکل کے ڈرائیور اور کنڈکٹر:

- جس حد تک اپنے فرائض کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کہ ان کیلئے معقول طور پر ممکن ہو، آرڈیننس مذکورہ کے اور قواعد ہذا کے اور اس گاڑی کے متعلق پرمٹ کی شرائط کے احکام کی واجبی پابندی کے ذمہ دار ہونگے۔
- کسی وہیکل میں سفر کے دوران یا جس وقت اس میں مسافر سوار ہوں، تمباکو نوشی نہیں کرینگے۔

- مسافران اور سفر کا ارادہ کرنے والوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شائستگی سے پیش آئیں گے۔
- ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے مقرر کئے ہوئے طریقہ پر صاف ستھرا لباس پہنیں گے۔
- کسی دوسری وہیکل پر سوار ہونے کا ارادہ رکھنے والے اشخاص سے مداخلت نہیں کرینگے۔
- کسی پبلک سروس وہیکل میں اس تعداد سے زیادہ جس کے بیٹھنے کیلئے وہیکل کی رجسٹریشن سرٹیفیکیٹ میں جگہ مقرر کی گئی ہو، کسی شخص کو یا کسی ایسی مزید تعداد سے زیادہ تعداد میں جس کی اجازت پرمٹ کی شرائط کی رو سے وہیکل میں کھڑے ہونے کی صورت میں دی گئی ہو، لے جانے کی اجازت نہیں دینگے۔
- گاہگی پر اصرار نہیں کرینگے الاشائستہ طریق میں یا خاموشی کے ساتھ۔
- کسی مسافر یا سفر کا ارادہ رکھنے والے شخص کو وہیکل کی منزل مقصود یا راستہ یا سفر کا کرایہ بتانے میں عمداً دھوکہ نہیں دینگے یا بتانے سے انکار نہیں کرینگے۔
- معقول اور کافی وجوہات کے سوا کسی ایسے شخص کو جو کرایہ دے رہا ہو، وہیکل میں بٹھانے سے انکار نہیں کرینگے۔
- جب وہیکل میں مسافروں کے علاوہ مال بھی لے جایا جاتا ہو، اس کا امر کا یقین کرنے کیلئے ہر طرح کی معقول احتیاط کرینگے کہ مسافروں کو مال کی موجودگی کی وجہ سے خطرہ یا ناواجب تکلیف نہ پہنچے۔
- معقول اور کافی وجوہات کے سوا کسی ایسے شخص کو جو پورا کرایہ ادا کر چکا ہو، سفر ختم ہونے سے پہلے وہیکل سے اترنے کیلئے نہیں کہیں گے۔
- نہ ادھر ادھر پھریں گے، نہ سفر کیلئے غیر ضروری دیر کرینگے جہاں تک ہو سکے وہیکل لیکر ٹائم ٹیبل کے مطابق یا اگر ایسا ٹائم ٹیبل نہ ہو تو بہ عجلت تمام اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔
- اگر کوئی سٹیج کیرج وہیکل مشینری میں نقص پیدا ہو جانے کی سبب یا کسی دوسری سٹیج کیرج کی صورت میں وہیکل میں کسی چیز کو اس طریق میں نہ رکھیں گے نہ رکھنے کی اجازت ہو گی۔
- اگر کوئی سٹیج کیرج وہیکل مشینری میں نقص پیدا ہو جانے کی سبب یا کسی دوسری وجہ سے جو ڈرائیور یا کنڈکٹر کے اختیار سے باہر ہو اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے ناقابل ہو جائے تو اس قسم کی کسی دوسری وہیکل میں مسافروں کے منزل مقصود تک پہنچنے کا انتظام کرینگے یا اگر وہیکل خراب ہو جانے کے بعد آدھا گھنٹہ تک وہ اس طرح پر انتظام نہ کر سکیں تو مسافروں کے طلب کرنے پر اس کرایہ کا متناسب حصہ

جو اس سفر کے پورا کرنے سے تعلق رکھتا ہو جس کیلئے مسافر نے وہ کرایہ ادا کیا ہے ہر ایک مسافر کو واپس دیدینگے۔

- سٹیج کیرج کی صورت میں وہیکل میں کسی چیز کو اس طریق میں نہ رکھیں گے نہ رکھنے کی اجازت دینگے جس سے مسافروں کے داخل ہونے یا باہر نکلنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہو۔
- جب کسی اڈے کو استعمال کریں تو قاعدہ 253 کے ضمنی قاعدہ(5) کے تحت مقرر کردہ فیس ادا کرینگے اور کسی ایسی متعلقہ شرط کی تعمیل بھی کرینگے جس کے تابع مقام مذکور کو اڈہ قرار دیا گیا ہو اور
- مسافروں کے اسباب کی محفوظ تکمیل لئے واجبی احتیاط کرینگے۔

(ii) موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 کے باب نمبر 8 کی رو سے ٹریفک پولیس خلاف ورزی کرنے والے ڈرائیوروں/گاڑی مالکان کو موقع پر چالان کرکے جرمانہ عائد و وصول کرتی ہیں۔اس بابت ٹریفک پولیس سے آمدہ/ فراہم کردہ معلومات مورخہ 4 مارچ 2010 کے مطابق مالی سال 08-2007 میں 77 ملین روپے اور 09-2008 میں 60 ملین روپے جرمانہ کی مد میں وصول کئے گئے جبکہ جولائی 2009 سے دسمبر 2009 کے دوران جرمانے کی رقم 32 ملین روپے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔

جولائی 2009 تا دسمبر 2009	2008-09	2007-08
32 ملین	60 ملین	77 ملین

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: جی دیکښے دے (ب) جز کښے ئے لیکلی دی چه اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضابطہ اخلاق کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ دا جی دے تفصیل کښے دوئ ما ته لیکلی دی Page No. 4 او دیکښے 6 نمبر باندے جی: "کسی پبلک سروس وہیکل میں اس تعداد سے زیادہ جس کے بیٹھنے کیلئے وہیکل کی رجسٹریشن سرٹیفیکیٹ میں جگہ مقرر کی گئی ہو، کسی شخص کو یا کسی ایسی مزید تعداد سے زیادہ تعداد میں جس کی اجازت پرمٹ کی شرائط کی رو سے وہیکل میں کھڑے ہونے کی صورت میں دی گئی ہو، لے جانے کی اجازت نہیں دیں گے"۔جی بنیادی خبره دا ده، دا سوال ما د دے د پاره کړے دے چه دے گاډو کښے جی، خاصکر دے وړو گاډو کښے خوارلس سورلئ اوړولو اجازت وی جی، دغه کښے دا دغه راکړے دے چه د دوئ هغه معلوم دے مطلب دا دے د دوئ د ناستے ځائے معلوم دے او تعداد ئے معلوم دے، قاعده نمبر فلاں فلاں وروستو بل سوال کښے را روان

دی، منسټر صاحب د جی دا ما ته اووائی چه دا کوم زیات خلق ورکښے اوړلے شی، د دے د پاره حکومت مطلب دا دے څه کړی دی او د دے روک تهام د پاره مطلب دا دے چه حکومت څه اراده لری؟ دغه سوال مے دے جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر، میاں افتخار صاحب۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی۔ ډاکټر ذاکر الله صاحب، سپلیمنټری کوئسچن۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زما جی دیکښے سپلیمنټری کوئسچن د صفحه نمبر 4 د دے جواب چه کوم راغلے دے قاعده نمبر 99 جی، په دیکښے د ډرائیور د پاره دا ضابطه اخلاق چه کوم مقرر کړی دی نو یو پکښے دا دے چه کسی وہیکل میں سفر کے دوران میں یا جس وقت کے اس میں مسافر سوار ہوں تمباکو نوشی نہیں کرینگے۔ مسافران اور سفر کا ارادہ کرنے والوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شائستگی سے پیش آئیں گے اور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے مقرر کئے ہوئے طریقہ پر صاف ستھرا لباس پہنیں گے۔ یره جی، زه منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چه زما په نظر باندے خو د ډرائیور او د کلینډر د لباس نه خو به نور ګندا لباس نه وی چه هغه په کوم سیټ کښینی په هغے بل سړے کښیناستے نه شی، نو منسټر صاحب او یا د هغوی محکمے چرته د دے خلاف څه کارروائی کړے ده چه دا ډرائیوران صفا جامے اغوندی او که نه اغوندی یا په شائستګئ سره د مسافرانو سره پیش راځی او که نه راځی؟ دوئ چه کوم د ګاډی حالت ښودلے دے چه بریک ټائر او دا هر څه به ئے برابر وی، د هغے متعلق سر چرته څوک جرمانه شوے دی او که نه دی، که نه دا تش رولز دی جی، جوړ شوے دی او په هغے باندے دغه کیږی؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر (اطلاعات، ٹرانسپورٹ): اول خو جی د مفتی جانان صاحب ډیر مشکور یو، ډیر اهم مسئله ضرور ځکه ده چه دیکښے عام خلق چه کوم دے نو هغوی ته ډیر تکلیف وی او دیکښے شک نشته دے چه د سورلو په دے ګاډو کښے چه کوم سیټونه دی نو د هغے نه خلق سیوا سوریږی او د هغے دوه درے وجوهات ډیر

ښکاره دی۔ یو خو دا چه زمونږ د خپلو خلقو دا ضد وی چه زه به په دے ګاډی کښے خامخا سورېږم او د مالک دا خواهش وی چه څومره زه زیات سواره کړم چه ګټه اوکړم۔ په هغے کښے چونکه د ډیپارټمنټ خو دلته یو طریقه کار موجود دے خو بیا د هغے نور کار د پولیس سره دے او ټریفک سره دے چه هغه د ټرانسپورټ ډیپارټمنټ سره نه دے خو د حکومت ذمه واری بیا هم نه ختمیږی، ځکه چه هغه د حکومت نه بهر نه دی۔ بالکل چه دوئ کومے خبرے ته اشاره کړے ده، مونږ به ئے نوټس هم واخلو، هغلته کښے لوکل اتهارټیز ته به هدایات هم اوکړو۔ دیکښے مصیبت دا راشی چه کله کله مفتی جانان صاحب د بیا خفه کیږی نه، که پبلک د ده خلاف جلوس اوښکلو نو چه هغے ته لږ ځان ټینګ کړی ځکه چه هغلته دا خلق داسے دی چه ټهیک خبره خو څوک منی نه۔ پاتے شوه جی د ډاکټر صاحب خبره، ډیره خوږه خبره ئے اوکړه، که ستاسو یاد شی کنه جی نو پخوا به په دغه پی آئی اے کښے ائرهوسټس په دے اغستے کیدلے چه دا به ډیره صفا وی او ډیره به لوړه دنګا وی او ډیره به ښکلے وی۔ اوس چه ورته لاړ شے سړے وائی چه خدایه دے جهاز ته اوخیژم که نه؟ دا خبرے (قہقہے) دا خبرے داسے دی چه دا د کاغذ تر حده پورے، اوس که زه کنډیکټر ته وایم چه خامخا به سپینے کپړے اچوے نو اول خو وزیرانو ته لږ چل ښودل غواړی او ممبرانو ته چه دے اسمبلئ ته ډیر ټهیک ټهاک راځی ځکه چه دا زمونږ یو قومی مسئله ده چه مونږ دے خبرے ته توجه نه کوؤ، څه خو د هغوی غریبی ده، پکار دا ده چه بیا هغوی ته مونږ په مالک باندے دا پابندی اولګوؤ چه کنډیکټر له به جوړه خامخا اخلے ځکه چه هغه په خپله تنخواه کښے نه شی اغستے۔ د مالک دا پوزیشن دے چه ګاډے ئے په قسطونو باندے اغستے وی، د تیلو دا پوزیشن دے چه راایساریږی نه نو دا یو داسے سوشل ایشو ده او زمونږ یوه معاشرتی ایشو ده چه دا ډیره پیچیدګئ سره مخامخ ده خو بهر حال د دے د پاره Campaign کول غواړی چه ډرائیور د هم ډیر صفا وی او ډرائیور چه صفا وی، هغه هم لږه خطره وی خو بهرحال چه هغه شل شیشے ئے لګولے وی، شیشے پرے هم بندولے نه شی خو که ډرائیور لږ خیچن هم وی نو خیر دے خو لکه کنډیکټر به خامخا صفا وی او هغه ځکه چه هغه ګرځی هم او د هغه د سیټ مسئله هم وی نو دا خبره مے د

ډاکټر صاحب ځکه لږ په خوش اخلاقئ سره او په خوش ګفتګئ دغه سره مے ورکړه چه ډاکټر صاحب سوال داسے کړے وو چه چېر ئے کړے وو چه آیا کنډیکټر صفا وی او که نه، که دے په بس کښے ځی نو زه به ورله صفا کنډیکټر ورکړم۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر! پوائنټ آف آرډر۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: او دریږه جی، په دے پیسے تاسو جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ دا زما په کوئسچن کښے هم سر، اوس منسټر صاحب پخپله اووئیل، میاں صاحب خپله خبره اوکړه جی، پرابلم دا دے جی چه Bad governance ځکه کیږی چه ډیپارټمنټ سره خپله اتهارټی Consolidated نه ده، میاں صاحب د ټرانسپورټ منسټر دے خو د ده بیا پرابلم دا دے ټریفک والا، نور چه کوم پرابلمز دی، هغه د ده لاندے نه دی، داسے جی هاؤسنګ منسټری ملک امجد صاحب سره ده، د دے خبرے به زه په ده روټئ خوروم خو دا ده چه دا اتهارټی د دوئ سره نه ده او دا جی د Bad governance دغه دے۔ زما د میاں نه سپلیمنټری کوئسچن دا دے چه دا کوم Relevant concerned departments دی، د دے څه سکیم روان دے یا دوئ څه کوی لګیا دی چه دا د ټرانسپورټ لاندے راشی جی؟

جناب سپیکر: عتیق خان، عتیق خان۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب، ثاقب خان ټهیک اوفرمائیل۔ خبره دا ده جی چه دوئ اووئیل چه دیکښے به دومره پیسنجرز دلته نه دلته پورے اوړئ، دوئ پکښے د خپلے مرضئ مطابق چه د پچیس کسانو ګاډے وی، دوئ ورکښے تیس کښینوی او ایکسیډنټ اوشی او هغے نه لوئے نقصانات جوړ شی۔ خبره دلته کښے دا ده چه دوئ Implementation به څنګه کوی، آیا د ټریفک والا دا ذمه واری نه جوړیږی چه هغه اوګوری، که نه صرف دے ته ولاړ دی چه یره دے ګاډی نه به پیسے اخلم؟ دا خو ډیرے اهم خبرے دی، دے سره د پچیس تیس

کورونو زندګیانے تړلی وی، یو ورکوټے غوندے ایکسیډنټ اوشی، د هغے نه ډیرے لوئے مسئلے جوړے شی۔ ثاقب خان سره اتفاق کومه چه د دوئ هغه نشته، Implement کولے نه شی۔ دا شان ډیرے خبرے دی، لکه DDAC آرډر زما شوے وو جی، هغے کښے دوئ کلیئر کټ انسټرکشنز ورکړی چه د ډسټرکټ ناظم آفس خالی کړئ او هلته کښے ډی سی او ناست دے او هغه د دوئ انسټرکشنز نه منی۔ بیا ورکښے مونږه سی ایم صاحب ته ریکویسټ اوکړو، هغه په خپل لیول، دغه شان چه څومره هم مسئلے دی، هغه د Bad governance په وجه باندے دوئ نه پاتے دی او معامله ډیره خرابه ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: داسے به اوکړو جی میاں صاحب، که تاسو ورسره متفق کیږئ، کمیټی له به ئے ورکړو چه دوئ ورسره کښینی او څه خبره ورله جوړه کړی۔

<u>وزیر(اطلاعات، ټرانسپورټ)</u>: یو خبره کول غواړم، دا د هغے نه بدله خبره ده چه کوم سوال دے۔ د سوال موؤر خو مطمئن دے جی، هغه خبره په خپل ځائے ده.....

<u>مفتی سید جانان</u>: چه سپیکر صاحب خو زما نه تپوس اوکړی چه زه مطمئن یم او که نه؟

<u>وزیر(اطلاعات، ټرانسپورټ)</u>: خیر دے زه حاضر یمه، هیڅ خبره نه ده که ته مطمئن نه یے نو هغه رنګ جواب به بیا در کړمه، خو چه دا دوئ کومه خبره رااوچته کړے ده جی، دا داسے ده چه ټرانسپورټ ډیپارټمنټ تاسو ته پته ده چه دا نه وو او ټرانسپورټ ډیپارټمنټ د انوائرونمنټ سره تقسیم وو، د پولیس سره تقسیم وو، د لوکل باډیز سره تقسیم وو۔ مثال جی، نن ټرانسپورټ ډیپارټمنټ اډه نه شی ورکولے، اډه لوکل باډیز ورکوی، د ټولو نه د انکم ذریعه چه ده هغه اډه ده او دا طریقه کار خو هغه وخت ضرور ټهیک وو، چه کله مشرف راغلو او هغه هر شے ئے بلډوز کړو خو د دے خبرے چه دا Streamline کول غواړی، د لوکل باډیز خپل طریقه کار دے، د هغوی به خپله زمکه وی۔ نن په پیښور کښے د تیر حکومت په وجه، زما د ټرانسپورټ زمکه ده چه د جی ټی ایس زمکه وه، ټرانسپورټ ډیپارټمنټ سره وه، هغه لوکل باډیز له ئے ورکړے ده۔ لوکل باډیز هغه د کال درے نیم کروړه روپئ باندے، بلکه کله په پینځه کروړه روپئ باندے په ټهیکه ورکړی، هلته کښے ټرانسپورټ هم تنګوی او خلق هم تنګوی ځکه چه د هغوی خو

ترے خپلے محکمے د پارہ پیسے زیاتے شی خو کہ دا ټرانسپورټ سرہ وے نو مونږہ بہ د خلقو د Facilities پہ بنیاد باندے کولو، دیکښے Drastic changes پکار دی، دا کمیټئ-----

جناب سپیکر: نو دا بہ څنګہ ډیویلپ کیږی؟

وزیر(اطلاعات، ټرانسپورٹ): زہ جی ھم دا وایمہ چہ کہ ټرانسپورټ تہ پہ حقیقت معنو کښے د ټرانسپورټ خپل اختیارات ټول ملاؤ شی، زمونږ حکومت آغاز اوکړو او ھغے دا ضرورت محسوس کړو چہ او ټرانسپورټ ډیر اھم دے او دا پښتانہ د ټولو نہ زیات چہ کوم کاروبار سرہ Attach دی نو ھغہ ټرانسپورټ دے، یا د ټرک مالک دے یا د اډے مالک دے یا ډرائیور دے یا کنډیکټر دے، پہ دے بنیاد باندے زمونږ حکومت دا فیصلہ اوکړہ چہ ټرانسپورټ بہ ځان لہ یو ډیپارټمنټ وی او ھغے کښے بہ-----

جناب سپیکر: بنہ خو دا دہ چہ کیبنټ کښے دا ایشو Raise کړئ او کہ نہ سټینډنګ کمیټئ تہ ریفر کوئ او د دے ځائے سفارشات اخلئ او ھغے تہ ئے ریفر کوئ؟

وزیر(اطلاعات، ټرانسپورٹ): ماتہ خو جی پہ یوہ خبرہ باندے اعتراض نشتہ دے خو لکہ زمونږ کیبنټ دا مسئلہ حل کړہ چہ ټرانسپورټ ئے جوړ کړو، انوائرونمنټ نہ ئے څہ حصہ واغستہ، اوس مونږ د پولیس سرہ څہ کیس Tackle کړے دے، څہ مونږ انسپکټران یو لس د ھغوی نہ اخلو او ورو ورو بہ دغہ کیږی۔ بیا مونږہ د لوکل باډیز سرہ ھم پہ دیکښے خبرہ کول غواړو چہ د اډو، کہ ستاسو خپلے اډے او خپلہ زمکہ وی خو ټھیک دہ خو چہ د ټرانسپورټ زمکہ دہ، مالہ کرایہ راکوی، دے پہ زیاتے ګټی نو پہ دے بنیاد باندے مونږ دا ډسکس ھم کړو او د دے حل بہ ھم رااوباسو او کہ تاسو وایئ چہ دا د کمیټئ تہ لاړہ شی نو ماتہ پہ کمیټئ تلو باندے څہ اعتراض نشتہ دے۔

جناب سپیکر: جی تاسو غواړئ چہ کمیټئ تہ لاړ شی؟

مفتی سید جانان: جی کہ کمیټئ تہ لاړ شی نو تفصیلی بحث بہ پرے اوشی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned

Committee? Those who are in favour of it may say. 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Again Mufti Syed Janan Sahib, Question No?

جناب مفتی سید جانان: سوال نمبر 1024۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1024 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گاڑیوں میں سواریوں کی تعداد کے حوالے سے قانون موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سرکاری طور پر بس، کوسٹر، فلائنگ کوچ اور دیگر گاڑیوں میں کتنی تعداد میں سواریوں کو بٹھانے کی اجازت ہے؛

(ii) گزشتہ سال مذکورہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں، انکی تفصیل فراہم کی جائے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات، ٹرانسپورٹ): (الف) جی ہاں، گاڑیوں میں نشستوں کی خاص سائز کے حوالہ سے قانون موجود ہے۔

(ب) (i) سواریوں کی تعداد گاڑی میں سیٹوں کی تعداد کے مطابق ہوتی ہے اور سیٹوں کے تعین کیلئے قاعدہ 73-182 موٹر وہیکل رولز 1969 متعلقہ ہیں جسکی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) ٹریفک و ٹرانسپورٹ قوانین کے نفاذ کیلئے ٹریفک پولیس موقع پر باقاعدہ چالان کرتی ہے۔ اس ضمن میں خلاف ورزی اور جرمانوں سے متعلقہ رپورٹ ازاں ٹریفک پولیس لف ہذا (د) ہے جس کے مطابق گزشتہ مالی سال 09-2008 کے دوران ٹریفک پولیس نے منجملہ 60 ملین روپے جرمانے وصول کئے ہیں۔

جناب سپیکر: دا خو هم هغه شے دے کنه جی۔

مفتی سید جانان: دا هم هغه شے دے ، دا مقرر دے جی۔

جناب سپیکر: دا به هم ورسره Clip کړئ جی۔

مفتی سید جانان: بالکل جی، صحیح دہ جی۔

جناب سپیکر: او دا د ھغے سرہ Clip کڑی۔

مفتی سید جانان: دا بل ھم دے جی۔

Mr. Speaker: Again Syed Mufti Janan Sahib, Question No. 1025.

* 1025 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع میں گاڑیاں ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں چلتی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاڑیوں کے ڈرائیور حضرات کیلئے ضابطہ اخلاق موجود ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حکومت نے جو ضابطہ اخلاق ڈرائیور کیلئے مقرر کیا ہے، اسکی کاپی فراہم کی جائے;

(ii) جو ڈرائیور ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرتے ہیں، انکے خلاف حکومت نے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات، ٹرانسپورٹ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ تمام اضلاع کے درمیان گاڑیوں کی آمدورفت ہے۔

(ب) جی ہاں، موٹر وہیکلز رولز 1969 کے باب نمبر 4 کے قاعدہ 99,98 کے تحت ڈرائیوروں کے گاڑی چلانے کا ضابطہ اخلاق درج ہے۔

(ج) (i) بروئے موٹر وہیکلز رولز 1969 کے قواعد 99,98 میں پبلک سروس وہیکلز کے ڈرائیور حضرات کے ضابطہ اخلاق بابت طرز عمل و فرائض سے متعلق ہے۔ قاعدہ 98 کے ذیلی قاعدہ 3 کے مطابق پبلک سروس وہیکل کے ڈرائیور اور کنڈکٹر حضرات مسافروں اور سفر کا ارادہ کرنے والوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شائستگی سے پیش آنے و دیگر فرائض ذمہ داریوں کا ذکر ہے۔ قاعدہ 98,99 کی کاپی فراہم کی گئی۔

(ii) موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 کے باب نمبر 8 کی رو سے ٹریفک پولیس خلاف ورزی کرنے والے ڈرائیوروں / گاڑی مالکان کو موقع پر چالان کر کے جرمانہ وصول کرتی ہے۔ اس بابت ٹریفک پولیس سے آمدہ / فراہم کردہ معلومات مورخہ 4 مارچ 2010 کے مطابق مالی سال 08-2007 میں 77 ملین روپے،

09-2008 میں 60 ملین روپے اور جولائی 2009 سے دسمبر 2009 تک 32 ملین روپے جرمانہ کی مد میں وصول کئے ہیں جس کی تفصیل فراہم کی گئی۔

مفتی سید جانان: 1025 جی، بس هم دغه خبره ده جی، هم دے سره ده۔

جناب سپیکر: هم هغه خبره ده؟

مفتی سید جانان: جی او، او۔

جناب سپیکر: دا کوئسچن هم اخوا هغے ته ریفر کړئ جی۔ ڈرائیور حضرات کیلئے ضابطہ اخلاق موجود ہے کہ نہیں؟ دا هم هغه خبره ده جی۔ هغه خو شته چه سگریټ به نه څښنکی او هغوی ئے ټول څښنکی۔ زما خیال دے-----

وزیر (اطلاعات، ٹرانسپورٹ): د ډرائیور دا ضابطه اخلاق شته دے، د سورلو د پاره هم شته، داسے نه ده چه سورلئ به ترے لوخړے اوباسی او ډرائیور به ورته گوری۔ دا ډیره عجیبه خبره ده چه مونږه په یو کس خو ټولے خبرے کوؤ او پخپله هیڅ هم نه کوؤ۔ پکښے څلویښت کسان ناست وی د چا په سورلو باندے وس رسی؟ څه خو خپل اخلاقی جرات هم پکار وی۔ ضابطه اخلاق وائی دے ته چه زمونږه هم ضابطه اخلاق پکار دے۔

جناب سپیکر: په دے باندے لږ اوووایئ، یو دوه خبرے پرے اوکړه۔

وزیر اطلاعات: زه جی داسے خبره کول غواړم چه په دیکښے شک نشته چه ډرائیور به د ضابطه اخلاق پابندی کوی، چه نه کوی د هغے لار شته چه جرمانه کیږی به۔ کنډیکټر چه نه کوی د هغے لار شته چه جرمانه کیږی به خو تاسو پخپله سوچ اوکړئ چه زمونږ دا ملک یواځے دے خبرے ته پاتے شو چه گنی ډرائیور د ضابطه اخلاق پابندی نه کوی او که نه مونږه ډیر خلق د خپل اختیاراتو نه تجاوز هم کوؤ او خپلے لارے هم هغه شان نه خپلوؤ چه څنگه پکار دی۔ بالکل زه مفتی جانان صاحب سره دا منم چه ضابطه اخلاق شته او چه څوک پرے عمل نه کوی مونږ به ئے تپوس کوؤ خو دا ضابطه اخلاق یواځے د ډرائیور او کنډیکټر د پاره نه دے، دا د عوامو د پاره هم دے، داسے نه ده چه عوام به پکښے ناست وی هغوی به د سورلو په حیثیت باندے هر څه کوی او ډرائیور او کنډیکټر باندے د

بس د ننه د فضا د ښه ساتلو د پاره، د کنډیکټر ډرائیور او د سورلو د ټولو ذمه واری ده، لهذا زه اډو والا ته هم دا هدایات جاری کوم د خپل ډیپارټمنټ د طرف نه، خپلے محکمے ته هم جاری کوم چه هغوی د په اډو کښے دا ټپوس اوکړی، هم د ډرائیور د کوی او هم د کنډیکټر تپوس د کوی او خاصکر چه کوم خلق د نشے عادی وی کم از کم هغه خلق، یواځے ډرائیور او کنډیکټر نه دی پکار ځکه چه په خلقو باندے هم اثر پریوځی او د بدقسمتئ نه جناب سپیکر صاحب، بخښنه غواړم زمونږه خلق دا خواهش لری چه یو مخصوس نشه ده، هغه چه ډرائیوران اوکړی نو هغه شپه ورځ ډیوټی کوی نو هغوی وائی چه که دے نشئی وی نو ډیره به ښه وی نو د دے د پاره که مالکان هم دغه رنګ کار کوی نو غلط کوی، لهذا ډیپارټمنټ د هم د دے نوټس واخلی او زه اډو والا ته خواست کوم چه د اډو کوم کوم ذمه وار خلق دی، هغوی د هم د دے نوټس واخلی او فرض کړه داسے څوک کوتاهی کوی، بالکل مفتی جانان صاحب سره زه متفق یم چه مونږ حکومت به د هغوی خلاف ایکشن اخلو خو که دغه رنګ یو د ضابطه اخلاق خلاف ورزی نور خلق هم کوی د ډرائیور کنډیکټر نه علاوه، د هغوی خلاف به هم ایکشن اخلو۔

جناب سپیکر: ښه خبره ده جی۔ زما په خیال ښه به دا وی چه په اډو کښے هم لوئے لوئے Display اوشی چه په ګاډو کښے به سګریټ نه څښنکئ او د کوم ګاډی ډرائیور یا کلینډر چه د نشو عادت وی، په هغوی باندے که ثابت شو نو هغوی له پکار ده چه د ګاډی پرمټ هم ورسره ختموئ، پرمټ او اجازت نامےاو سره د هغه د ډرائیونګ لائسنس۔ د نشے حالت کښے د ډرائیونګ یو ځائے کښے هم اجازت نشته۔ دا خصوصی هدایات سیکرټری صاحب ته او پولیس ډیپارټمنټ ټولو ته دا Issue کړئ چه کوم ډرائیور نشے حالت کښے په ګاډی کښے ناست وو نو د هغه لائسنس به کینسل کیږی او د دے ګاډی د اونر دغه پرمت به هم کینسل کیږی۔ جی ملک بادشاه صالح صاحب۔

وزیر(اطلاعات،ٹرانسپورٹ): هر قسم نشه۔۔۔۔

جناب سپیکر: هر قسمه؟

وزیر (اطلاعات، ٹرانسپورٹ): ځکه چه دوئ بیا ځه ته نشه وائی او ځه ته نه وائی، دا لا بله لوبه وی۔

جناب سپیکر: دا به جی تاسو نوټیفیکیشن لږ کلیئر ایشو کړئ چه هر قسمه نشه وی چه هغے کښے د سر نه کدو سازیږی۔ ملک بادشاه صالح صاحب، کوئسچن نمبر 1182 جی؟

جناب بادشاه صالح: یو خو دا سوال که ما ته پرون ملاؤ شوے وے-----

جناب سپیکر: مطمئن یئ؟

جناب بادشاه صالح: دا سوال که پرون ملاؤ شوے وے او تاسو ته مے د تفصیل هغه غونډ ریکارډ هم راوړے وے، ولے چه دوئ دا لیکلی دی: "نیز محکمہ کے پاس گزشتہ پانچ سالوں کے دوران عدالتوں سے صوبائی قوانین کی مختلف شقوں کو کالعدم قرار دیئے جانے کے بارے میں ریکارڈ پر کوئی بھی ایسا فیصلہ موجود نہیں" دا شته دے جی، ډیر زیاتے دی جی ما سره، په ریکارډ باندے شته دے او ماسره په کمره کښے شته دے خو دلته کښے نشته دے۔ بل دا دے چه دا (ب) جز چه کوم دے چه کوم سیکرټری وی نو چه دا د قانون نه خبر او دا د محکمه قانون سیکرټری وی نو دا خو حکومت له مشوره ورکوی او قانون جوړوی نو پکار ده چه داسے سړے سیکرټری کوی چه هغه د قانون نه خبر وی جی۔

جناب سپیکر: لاء منسټر صاحب خو نشته که دا-----

وزیر (اطلاعات، ٹرانسپورٹ): لاء منسټر نشته دے جی۔

جناب سپیکر: نشته کنه، This is kept pending، چه کله لاء منسټر صاحب وی نو دا کوئسچن راوړئ۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک صاحب، سوال نمبر 855 جی۔

* 855 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر اطلاعات ونشریات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اطلاعات میں انٹر پراونشل کوآرڈینیشن موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) IPC کی اب تک کارکردگی کیا رہی ہے;

(ii) IPC نے تاحال دوسرے صوبوں کے ساتھ کن کن مسائل کو اٹھایا ہے، نیز زیر غور اور مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): (الف) محکمہ انٹر پراونشل کوآرڈینیشن ایک صوبائی انتظامی محکمہ ہے جو کہ وفاقی حکومت کی ہدایت پر مورخہ یکم اگست 2007 کو قائم کیا گیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ اور محکمہ بین الصوبائی رابطہ کا انچارج وزیر مشترکہ ہے۔ بین الصوبائی رابطے کے محکمے IPC دوسرے صوبوں میں بھی موجود ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخواہ میں اس محکمہ کے قیام سے قبل بین الصوبائی رابطہ کی ذمہ داری محکمہ قیام عملہ (اسٹیلیشمنٹ ڈیپارٹمنٹ) (شعبہ کابینہ) کے سپرد تھی۔

(ب) (i) نوزائیدہ محکمہ ہونے کے باوجود جو کہ یکم اگست 2007 کو قائم ہوا ہے، اس نے قابل ذکر خدمات انجام دیئے ہیں جن کا مختصر ذکر درج ذیل ہے:

(1) نیشنل انٹرن شپ پروگرام (NIP)

وفاقی حکومت نے مارچ 2007 میں نیشنل انٹرن شپ پروگرام شروع کیا تھا جس کا بنیادی مقصد تعلیم یافتہ مگر بے روزگار نوجوانوں کو مختلف محکمہ جات میں بطور انٹرنیز رکھنا تھا تاکہ ایک طرف تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کو مصروف کار رکھتے ہوئے ان کی مالی امداد کی جائے اور اس طرح انہیں معاشرتی برائیوں کی طرف راغب ہونے سے بچایا جائے۔ اس پروگرام کے تمام اخراجات وفاقی حکومت برداشت کر رہی ہے۔ محکمہ بین الصوبائی رابطہ صوبہ خیبر پختونخواہ (IPC Deptt) اس پروگرام کے حوالے سے صوبائی سطح پر Focal Deptt کا کردار ادا کر رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت وہ تعلیم یافتہ نوجوان (مرد وزن) جن کا تعلیمی معیار MA/MSc یا اسکے برابر ہو اور عمر پچیس سال یا اس سے کم ہو، اس پروگرام میں شامل ہونے کے اہل ہونگے۔ اس پروگرام کی میعاد ایک سال ہے جس کے دوران ہر انٹرنی کو مبلغ دس ہزار روپے ماہانہ کے حساب سے وظیفہ دیا جاتا ہے۔ انٹرنیز کو ایک سال کیلئے صوبائی سرکاری محکمہ جات یا دفاتر، خود مختار اور نیم سرکاری اداروں اور ضلعی دفاتر میں انکی خواہشات، قابلیت اور ڈومیسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے کھپایا جاتا ہے۔ ایک سال کی تکمیل پر ہر انٹرن کو اس کی کارکردگی کی بنیاد پر وفاقی حکومت کی جانب سے سرٹیفکیٹ دی جاتی ہے جو کہ مستقبل میں ملازمت کے حصول میں ان کے کام آئے گی۔ اب تک نیشنل انٹرن شپ پروگرام کے حوالے سے :IPC deptt کی کارکردگی درج ذیل ہے:

- <u>2007-08 پہلا مرحلہ</u>: سال 08-2007 میں صوبہ خیبر پختونخوا سے 4095 تعلیم یافتہ نوجوانوں (مردوزن) کو بحیثیت انٹرنی رجسٹریشن کیا۔ ان میں سے 3635 نوجوانوں نے اپنی خدمات پیش کیں جن کو ایک سال کیلئے پورے صوبے میں مختلف محکمہ جات میں رکھا گیا۔ پہلا مرحلہ فروری 2009 میں مکمل ہوا۔
- <u>2009 دوسرا مرحلہ</u>: سال 2009 میں وفاقی حکومت نے دوسرے مرحلے میں 4833 انٹرنیر (مردوزن) صوبے کے سپرد کئے، جن میں سے 3874 انٹرنیز نے انٹرن شپ کیلئے رپورٹ کی۔ ان کو طریقہ کار کے مطابق مختلف محکمہ جات اور ضلعی حکومتوں میں انکی خواہشات کے مطابق کھپایا گیا۔
- <u>2009 تیسرا مرحلہ</u>: وفاقی حکومت نے اس مرحلہ کیلئے 20 نومبر 2009 تک درخواستیں طلب کی تھیں، اس مرحلہ میں بھی صوبہ خیبر پختونخوا کو ہزاروں کی تعداد میں انٹرنیز متوقع ہیں۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت نے ملاکنڈ ڈویژن کے سات اضلاع کیلئے ایک سپیشل پیکج کا اجراء کیا ہے جس کے تحت تعلیمی معیار MA/Msc سے کم کر کے BA/Bsc یا اسکے مساوی 14 سالہ تعلیم رکھا گیا ہے اور عمر کی حد میں 25 سے 28 سال تک کی رعایت دی گئی ہے تاکہ ملاکنڈ ڈویژن کے زیادہ سے زیادہ نوجوان (مردوزن) مستفید ہوجائیں۔ اس پروگرام کیلئے وفاقی حکومت کو 13454 درخواستیں ملاکنڈ ڈویژن سے موصول ہوچکی ہیں، امید ہے کہ اس سپیشل پروگرام کے تحت 10,000 تک اہل امیدوار انٹرشپ حاصل کرینگے۔

<u>(2) عوامی گزارشات، شکایات:</u>

عوامی گزارشات و شکایات ایک فطری عمل ہے، صوبہ خیبر پختونخواہ سے تعلق رکھنے والے افراد صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان کو جو گزارشات و شکایات ارسال کرتے ہیں، وہ ضروری کارروائی کیلئے صوبائی سطح پر محکمہ بین الصوبائی رابطہ کے حوالے کئے جاتے ہیں۔ ان گزارشات کے ازالہ کیلئے صوبائی اور ڈی سی اوز کے دفاتر میں Focal persons مقرر کئے ہیں جو عوامی درخواست شکایات وصول کرنے کے بعد ضروری کارروائی کے نتیجہ سے محکمہ ہذا کو مطلع کرتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے ضروری ہو تو محکمہ تمام Focal persons کا اجلاس طلب کرلیتا ہے اور جائز گزارشات و شکایات کی تاخیر پر متعلقہ اہلکاروں سے باز پرس بھی کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں درخواستوں پر پیش رفت کا جائزہ لینے کیلئے وزیراعظم سیکرٹریٹ کیساتھ کئی اجلاس بھی ہوچکے ہیں۔ ابھی تک ایوان صدر اور وزیراعظم سیکرٹریٹ سے 717 عوامی گزارشات و شکایات موصول ہوئی ہیں، تفصیل کچھ یوں ہے:

(i)ایوان صدر(President's Sectt)	247
(ii) وزیراعظم سیکرٹریٹ	470
جن پر ضروری کارروائی ہو چکی ہے	460
زیرکارروائی درخواستوں کی تعداد	257

(3) وزیراعظم پاکستان کے احکامات کے تحت ترقیاتی منصوبے:

محکمہ بین الصوبائی رابطہ(IPC Deptt)ان ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں بنیادی کردارادا کرتا ہے۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر(DCO) ان منصوبوں کی تکمیل کے حوالے سےFocal personکا کردارادا کرتا ہے اور باقاعدگی سے ماہانہ رپورٹ طلب کی جاتی ہے۔محکمہ بین الصوبائی رابطہ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ اسلام آباد(PM's Secretariat) میں"جائزہ کے اجلاسوں" میں صوبائی سطح پر نمائندگی کرتا ہے۔ ارکان اسمبلی، سینٹ اور صوبائی اسمبلی کے ممبران حضرات کی درخواستوں پر وزیراعظم پاکستان نے جو منصوبے منظور کئے ہیں،ان کی مختصر تفصیل کچھ یوں ہے:

(i)	اب تک کل ترقیاتی منصوبوں کی تعداد	2949
(ii)	جو سو فیصد مکمل ہو چکے ہیں	788
(iii)	جو جزوی طور پر مکمل ہو چکے ہیں	573
(iv)	جن پر کام جاری ہے	1588
(v)	ان منصوبوں کی تکمیل کیلئے فراہم کردہ فنڈز	2885.009
(vi)	اب تک خرچ شدہ فنڈز	963.874

(4) وزرائے اعظم اور صدور پاکستان کے اعلانات،Directives:

سابقہ و موجودہ صدر اور وزیراعظم کی ڈائریکٹیوز کو پایہ تکمیل تک لیجانے میں محکمہ بین الصوبائی رابطہ (IPC Deptt)پوری طرح سے مصروف عمل رہتا ہے۔اس پورے عمل میں محکمہ ہذا صوبہ بھر کے تمام محکموں بشمول وفاقی متعلقہ اداروں کے ساتھ روابط رکھتے ہیں اور اس بات کی کوشش کیجاتی ہے کہ President/ PM's Directives جو عوامی فلاح و بہبود کے حوالے سے جاری کئے جاتے ہیں پر جلد از جلد عمل درآمد ہو، جہاں پر محکموں کو مشکل درپیش ہو وہاں پر محکمہ بین الصوبائی رابطہ کی رہنمائی کرتا ہے۔تاکہ انDirectivesکی بروقت تکمیل ممکن ہو سکے۔ مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

(i)	موجودہ صدر پاکستان کی ڈائریکٹیوز کی تعداد	15
(ii)	مکمل شدہ Directives کی تعداد	10
(iii)	زیر تکمیل ڈائریکٹیوز کی تعداد	05

(i)	سابقہ صدر پاکستان کی ڈائریکٹیوز کی تعداد	43
(ii)	مکمل شدہ ڈائریکٹیوز کی تعداد	07
(iii)	زیر تکمیل ڈائریکٹیوز کی تعداد	36

(i)	موجودہ وزیر اعظم کی ڈائریکٹیوز کی تعداد	34
(ii)	مکمل شدہ ڈائریکٹیوز کی تعداد	07
(iii)	زیر تکمیل ڈائریکٹیوز کی تعداد	27

(i)	سابقہ وزیر اعظم کی ڈائریکٹیوز کی تعداد	44
(ii)	مکمل شدہ ڈائریکٹیوز کی تعداد	29
(iii)	زیر تکمیل ڈائریکٹیوز کی تعداد	15

اس سے قبل کہ اس سوال کا جواب عرض کیا جائے، اس بات کا تذکرہ انتہائی اہم ہے کہ محکمہ بین الصوبائی رابطہ از خود کوئی مسئلہ صوبائی حکومت کی منظوری کے بغیر کسی وفاقی یا صوبائی فورم پر نہیں اٹھا سکتا ہے۔ صوبائی حکومت کی منظوری کے بعد اس مسائل کو محکمہ بین الصوبائی رابطہ کے توسط سے وفاقی فورم یا دوسرے صوبائی حکومتوں IPC کمیٹی یا وفاقی IPC ڈویژن اسلام آباد کو بھیج دیا جاتا ہے تاکہ اس کو ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔

(5) صوبائی خیبر پختونخوا رولز آف بزنس کے تحت درج بالا امور کے علاوہ محکمہ بین الصوبائی رابطہ درج ذیل امور سرانجام دیتا ہے:

(I) مشترکہ مفادات کی کونسل:

(II) اٹھارہویں ترمیم اور اس سے متعلقہ جملہ امور جو کہ محکمہ جات واختیارات صوبوں کو تفویض ہونے ہیں، ان اختیارات سے متعلقہ مالی، انتظامی و قانونی امور کے مسائل کے بارے میں وفاقی اور صوبائی محکمہ جات سے رابطہ کے امور۔

(III) مشترکہ مفادات کی کونسل کے اجلاس کیلئے آرٹیکل 155، 157 و اٹھارہویں ترمیم فیڈرل لسٹ پارٹ۔II سے متعلق کے جملہ امور سرانجام دیتا ہے۔

<u>زیر غور مستقبل کے منصوبے:</u>

(1) نیشنل انٹرن شپ پروگرام کا تیسرا فیز جس میں ہزاروں کی تعداد میں انٹرنیز متوقع ہیں۔

(2) نیشنل انٹرن شپ پروگرام کے تحت ملاکنڈ ڈویژن کیلئے سپیشل پیکیج جس کے تحت 10,000 تک اہل امیدوار (مردوزن) سال 2011 کے شروع میں انٹرن شپ حاصل کرینگے۔

(3) President's/ PM's Directive کے تحت ترقیاتی منصوبے جو ایک مسلسل عمل ہے۔

(4) حکومت پنجاب کے ساتھ ڈونگا گلی سے مری تک پانی کی ترسیل کا مسئلہ۔

(5) حکومت پنجاب و صوبہ خیبر پختونخوا کی پولیس کے مابین مجرموں کا تعاقب۔ اس سلسلہ میں صوبائی محکمہ داخلہ، قبائلی امور صوبہ خیبر پختونخوا کی تجویز پر اس مسئلے کو IPCC اسلام آباد کے سپرد کیا جا چکا ہے جو کہ زیر غور ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: دلته کښې دا انټرن شپ یو ډیره اهم معامله ده خو بے روزګاره فریش پوسټ ګریجویټ خلقو د پاره یو ښه پروګرام دے۔ زه منسټر صاحب نه دا پوښتنه کوم چه آیا دا کیدے شی چه دا ترڅو پورے یو نوجوان ته روزګار نه وی ملاؤ چه مسلسل اوساتلے شی چه هغوی ته روزګار ملاؤ شی نو بیا د ورنه کټ کړی؟ دا یوه ښه وظیفه ده چه بے روزګار پوسټ ګریجویټ انجینئر خلقو ته ملاویږی۔ دویم جی کوئسچن مے پکښې دا دے چه ملاکنډ ډویژن کښې بی اے / بی ایس سی د پاره دا پروګرام شروع دے، آیا دوئ د نورے صوبے د پاره هم بی اے / بی ایس سی ګریجویټ ته د دے پروګرام د ورکولو کوشش کوی او که نه؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔ دا ډیپارټمنټ تاسو سره دے میاں صاحب جی؟

وزیر (اطلاعات، بین الصوبائی رابطہ): جناب سپیکر، زه پوهه نه شوم نو هسے نه چه بیا زه پکښے خطا شم چه دا مے څه اووئیل؟

جناب سپیکر: دا بیا Repeat کړئ جی، ملک صاحب سوال Repeat کړئ جی۔

ملک قاسم خان خٹک: کوئسچن نمبر 855۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری سوال به اووایئ جی؟

ملک قاسم خان خٹک: سپلیمنټری مے جی دغه وو جی چه دا محکمه بین الصوبائی محکمه ده، دا یو ډیر ښه پروګرام ئے شروع کړے دے چه وفاقی حکومت نه پیسے راځی او انټرن شپ ورکوی ایم اے / ایم ایس سی خلقو ته، نو زه دا وایم چه په ملک کښے بے روزګاری ده، په دے صوبه کښے Specially، ډیر زیاتے دے، منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوم چه آیا دا کیدے شی چه ترڅو پورے پوسټ ګریجویټ بے روز ګار ځوان ته روزګار نه وی ملاؤ، هغه چرے انټرن شپContinue ساتلے شی؟ دویم کوئسچن مے په دیکښے دا دے چه دیکښے دوئ دا وائی چه ملاکنډ ډویژن د پاره مونږه بے اے / بی ایس سی ته هم دا پروګرام شروع کړے دے، آیا دا د صوبے په نورو اضلاع کښے هم داسے قسم ته بی اے/ بی ایس سی ګریجویټ خلقو ته دا دوئ، جنوبی اضلاع Specially چه هغوی ته هم ورکړی نو دا پروګرام شروع کوی او که نه؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! اوس پوهه شوے جی؟

وزیر (اطلاعات، بین الصوبائی رابطہ): داسے ده جی چه یو خو بنیادی طور دے د دے سوال د جواب نه مطمئن دے ځکه د هغے په Continuity کښے ده ورسره د خپلو خواهشاتو اظهار کړے دے۔ د ټولو نه اول خو جی داسے ده چه اماؤنټ چه وی نو د هغے مطابق دا انټرن شپ ورکړے کیږی، چه پیسے نه وی نو دا ممکن نه ده نو مونږ به مرکزی حکومت ته ضرور خواست اوکړو چه دومره پیسے د مونږ ته ضرور راکوی ځکه چه دا بنیادی طور سکیم د هغوی دے خو زمونږه په لاس ئے کوی نو مونږ به ورته دا ضرور وایو چه تاسو مطلب دا دے مونږ ته دومره پیسے

راکړئ چه څومره هم بے روزګاره خلق دی او څوارلسم پاس دی چه هغوی دغه رنګ انټرن شپ خپل کوی او د هغے بیا دا یو فائده ده چه که سبا نوکری ملاویږی، دوئ یو سرټیفیکیټ ورکوی نو په بله نوکرئ کښے هم هغوی ته دا Advantage وی او دوئ چه دا انټرن شپ کوی نو د دوئ د خوښے مطابق دوئ چه چرته غواړی او د دوئ کوم Skill دے، په هغه بنیاد باندے ورله ورکوی نو زه د مرکزی حکومت مشکور هم یم چه دا سکیم ئے شروع کړے دےاو په دے کښے ډیرو خلقو ته فائده رسیدلے هم ده۔ چونکه د ملاکنډ ډویژن یو مخصوص صورتحال وو، د خصوصی پیکج په بنیاد هغوی دوئ ته دا دغه ورکړے وو، بالکل مونږ غواړو چه په ټوله صوبه کښے د وی او مونږ مرکزی حکومت ته به دا خواست اوکړوچه مونږ ته دومره پیسے او وسائل راکړی چه مونږ د ټولے صوبے د بی اے / بی ایس سی او د هغے نه Onwardچه څومره خلق دی چه هغوی ته د انټرن شپ د پاره مونږ موقع ورکړو۔

<u>ملک قاسم خان خټک</u>: یو خبرے وضاحت کوم جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ملک قاسم خان صاحب، څه خبره پاتے شوه؟

<u>ملک قاسم خان خټک</u>: جی په دیکښے دا خبره پاتے شوه چه ما فرسټ دا اووئیل چه ایم اے/ایم ایس سی د پاره دوئ یو کال دا انټرن شپ ورکوی نو وفاقی حکومت خو ایمپلائمنټ ته ډیره ترجیح ورکوی، 1983, 1985 کښے چه کوم خلق وتلی وو، هغوی ئے په روزګار کړل، اوس که دا انټرن شپ ایم اے/ایم ایس سی خلقو ته Continue اوساتی چه څو پورے دے خلقو ته روزګار نه وی ملاؤ نو دا خو به چه کومه ده ډیره۔۔۔۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات بین الصوبائی رابطہ)</u>: بخښنه غواړم جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل منسټر انفارمیشن، میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر (اطلاعات، بین الصوبائی رابطہ)</u>: ما قاسم صاحب ته ډیر په وضاحت سره اووئیل چه مونږ سره دا پیسے نشته دے چه بیا نور خلقو ته هم موقع ورکړو۔ دے وائی چه دا کوم مو اغستے دی دا هډو خوزوئ مه، د دے مطلب دے چه نورو خلقو ته هډو موقع مه ورکوئ۔ که وسائل وی نو دا زمونږ خواهش دے چه داسے د وی،

خواهش په خپل ځائے دےاو وسائل په خپل ځائے دی، چه وسائل نه وی دا سے نه شی کیدے، مونږ به مرکزی حکومت ته خواست اوکړو چه دومره وسائل را کړی چه دا بے روزګاره، Permanent خپل بے روزګار الاؤنس اخلی، دا به د ټولو نه ښه خبره وی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

872 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیرہاؤسنگ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ کے متعلق کئی منصوبوں پر کام جاری ہے؛

(ب) اگر(الف) کاجواب اثبات میں ہوتو:

(i) محکمہ ہاؤسنگ کے گزشتہ تین سالوں کی بجٹ تفصیل سالانہ کے حساب سے فراہم کی جائے؛

(ii) محکمہ کی گزشتہ تین سالوں کی کارکردگی کی تفصیل، نیزجاری اورآئندہ کے منصوبوں سے متعلق تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امجد خان آفریدی(وزیرہاؤسنگ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (i) گزشتہ تین سال میں سالانہ ترقیاتی پروگرام سے 49.905 ملین روپے مختص کئے گئے جن میں سے 31.80 ملین روپے خرچ کئے گئے جبکہ بقایارقم واپس کردی گئی۔ بجٹ کی سالانہ تفصیل لف "الف" ہے۔

(ii) محکمہ اس وقت مختلف ہاؤسنگ سکیموں کی تیاری کے ابتدائی مرحلہ میں ہے جبکہ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کیلئے حیات آباد میں ایک سکیم کا PC-1 تیار کرکے منصوبہ بندی وترقیات کے پاس منظوری کیلئے جمع کرایاہواہے۔ محکمہ ہاؤسنگ کی گزشتہ تین سالوں کی کارکردگی کی تفصیلی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:

1۔ صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع میں سرکاری ملازمین اور عام لوگوں کیلئے گھروں کے رہائشی منصوبے تیارکرنے کیلئے جگہ کاتعین کرناتھا،اس سلسلہ میں ضلعی حکومتوں کے تعاون سے 35 مختلف مقامات کاتعین کیاگیا، جن میں سے موضع جلوزئی ضلع نوشہرہ 10037 کنال زمین کو مشاورتی فرم نے گھروں کی تعمیر کے منصوبہ کیلئے موزوں قرار دیاہے، زمین کی خریداری کیلئے PC-1 محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کے زیرغور ہے۔

2۔ حیات آباد ٹاؤن شپ کے فیز V میں 28 کنال زمین پر ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کیلئے فلیٹس بنانے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کا پی سی ون محکمہ منصوبہ بندی کو منظوری کیلئے بھیجا جا چکا ہے۔

3۔ سابقہ دور میں موضع ملازئی پشاور میں 190 کنال زمین سات مرلہ سکیم کیلئے خریدی گئی تھی مگر اس کا انتقال درج نہیں ہوا تھا۔ محکمہ نے انتقال درج کرانے کے بعد زمین کا قبضہ حاصل کر لیا ہے۔ اب اس کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے تاکہ عوام کیلئے رہائشی سہولیات میسر ہو سکیں۔

4۔ سول کوارٹر جو کہ 1930 تا 1966 کی مدت میں تعمیر کئے گئے ہیں، کی جگہ زیادہ اور بہتر رہائشی سہولیات کیلئے مشاورتی فرم کی خدمات حاصل کی گئی ہیں تاکہ اس زمین سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کئے جا سکیں۔

5۔ چارسدہ روڈ پر مرکزی حکومت کے تعمیر کردہ فلیٹس صوبائی حکومت نے قیمتاً خریدے اور اب مذکورہ فلیٹس کو نیلام کیلئے مشتہر کیا جارہا ہے، ان فلیٹس سے جو رقم حاصل ہوگی وہ محکمہ کے دوسرے رہائشی منصوبوں کیلئے زمین کی خریداری میں استعمال کی جائے گی۔

6۔ مذکورہ بالا منصوبوں کے علاوہ محکمہ صوبہ بھر میں مختلف مقامات کا جائزہ لے رہا ہے تاکہ سرکاری ملازمین کیلئے رہائشی منصوبے تیار کئے جا سکیں۔ تفصیل فراہم کی گئی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: جناب مفتی کفایت اللہ صاحب 04-01-2011، شگفتہ ملک صاحبہ 04-01-2011، غنی داد خان 04-01-2011 تا 05-01-2011، حاجی قلندر خان لودھی صاحب 04-01-2011، ارباب محمد ایوب جان 04-01-2011، وجیہہ الزمان خان 04-01-2011، سید مرید کاظم شاہ صاحب 04-01-2011، محمد جاوید عباسی صاحب 04-01-2011، محمود عالم صاحب، 04-01-2011 تا 06-01-2011 تو

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. 'Call Attention Notices': Muhammad Ali Khan Sahib, Muhammad Ali Khan Sahib-----

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، یو دوہ منتہ غواړم۔

جناب سپیکر: ھں جی؟

جناب بادشاه صالح: یو خبره کومه جی، زمونږ یو مسئله ده۔

جناب سپیکر: اودریږه دا کال اټینشن ختم شی۔

جناب بادشاه صالح: سر جی، زما دوه منټه خبره ده، یو منټ دا خبره ده جی، معمولی خبره ده زه تاسو ته کومه جی۔

جناب سپیکر: اووایه څه شے دے ؟

رسمی کارروائی

جناب بادشاه صالح: جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیره شکریه او ډیره مهربانی۔ مونږ جی دلته اخبارونو په ذریعه یو خبره اوریدله چه زمونږ د ملاکنډ ډویژن چه کوم حیثیت دے اوسنے ، دا اوس بدلیږی او د دے د پاره هغه حیثیت ختموی او دا ریګولر هغسے د ضلعو پوزیشن ته ئے راولی او په اخبارونو کښے هم راتلل۔ بیا قومی څه مسئلے پکښے اوشوے نو دا اوشوه جی چه زمونږ په دیر چه کوم دے ، اپر دیر ، مثال به زه ورکړم چه کله زمونږ خپل هغه قومی رسم و رواج موجود وو، کله چه زمونږه مسئلے وے ، کله چه تیر شوی کال کومے مسئلے راغلے نو زمونږ هغه خلقو ډیر په اسانه هغه مسئلے خپلے Tackle کړے او هغه مسئلو نه مونږ اووتلو۔ جناب سپیکرصاحب، مونږه دغه کومه فیصله، که حکومت داسے فیصله کوی نو دغه شی ته مونږ نه یو جوړ، نه ورته تیار یو، نه دغه فیصله منو۔ مونږ په دے خپل حالت کښے که په قلاره اوساتلے شو، ولے چه 1993 کښے چه کوم دا یو پروګرام اوشو او بیا هغے نه صوفی محمد مولوی صاحب پیدا شو، کله ئے چه زمونږه سابقه سسټم اوچیړلو نو دغه سسټم ئے راله جوړکړو نو زمونږه ملاکنډ ډویژن په هور کښے اودریدو۔اوس که دا داسے څه کیږی مونږ دے خبرو ته جی نه یو جوړ، نه تیاریږو، قومی توانګو یو، مونږ خو قوم له تر اوسه پورے سکولونو پسے ګرځو چه دوئ له چرته پرائمری سکول جوړ کړو جی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، خو دا خو دا ده۔۔۔۔۔

جناب بادشاه صالح: دغه بچو له مونږ تعلیم نه شو ورکولے او په مونږ باندے ټیکسونه به عائد شی، مختلف مسئلے به راشی، دغے څیزونو ته مونږ نه یو تیار

جی، نو ستاسو په وساطت سره، مشران هم زمونږ آنریبل ناست دی نو دا خبره مونږ نه منو او نه دا Accept کوؤ او نه دے ته تیار یو جی، نو که دا زور مونږ سره اوشی نو دا چرته هم مونږ نه منلے شو او نه به ئے منو جی۔

جناب سپیکر: زما خیال دے، دا خو څه اخباری اطلاع ده، داسے خو زما ذهن ته څه راغلی نه دی۔ میاں افتخار صاحب به ئے وضاحت اوکړی جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زه جی، داسے ده چه دا خو منتخب خلق دے د دے اسمبلئ جی، دے د اووائی بیا به زه جواب ورکړم۔

جناب محمد علی شاه: دوئ جی خبره اوکړه چه هم په اخبار کښے دا سټیټمنټ راغلے وو جی او هغے سټیټمنټ کښے دا دغه وو چه د عوامی چه کوم منتخب نمائنده ګان دی، هغوی سره پرے د سکشن هم شوے دے، د هغو په مطالبه باندے دا د ملاکنډ ډویژن دا سټیټس مونږ بدلولو نو زه صرف دے پریس والا، هم دا ټول ناست دی جی، چه داسے یو سټیټمنټ سره چه دے زمونږه ټول Carrier تباه کیږی جی او په سوات کښے هم د دے خلاف میټنګ اوشو او زمونږ په ملاکنډ ایجنسئ کښے هم د دے خلاف میټنګ اوشو، په هر ډسټرکټ کښے روان دے نو دا میاں صاحب ته زمونږ دا ریکویسټ دے چه په یو پیره دا مسئله زمونږه د پاره هواره کړئ جی۔

جناب سپیکر: دا پریس والا خو زمونږ ورونړه دی، شهزادګان دی، هغوی خو کله کله پکښے، میاں صاحب نه اول اورو جی، چه هغوی څه وائی؟ جی انور خان صاحب، محمد انور خان، تاسو سره خبره پخپله شوے ده چه تاسو وایئ؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: بالکل جی، زمونږ سره ئے خبره شوے ده جی، په دیکښے باقاعده د حکومت دغه شوے دے، په دیکښے سیفران منسټری دغه ده جی، هغے ته هم پکښے خبره شوے ده چه د ملاکنډ ډویژن کوم حیثیت چه دے PATA مونږ دا ختموؤ جی۔ څنګه چه باچا صالح خان خبره اوکړه سر، د دے نه مخکښے یو ځل داسے چل شوے وو چه کوم د TNS کوم ایکټ په دغے کښے پیدا شو، د هغے نه جی دا طالبنائزیشن اوشو په سوات کښے، نن په دے حالاتو کښے جی که ملاکنډ ډویژن کښے امن راغلے دے، مونږه د موجوده صوبائی حکومت، د مرکزی حکومت د ملاکنډ ډویژن خلق ډیر زیات شکر ګزار دی، زمونږ آرمی چه

هلته کوم کردار ادا کړے دے خو که دا کار او شو جی او زمونږ موجوده حیثیت ټچ کړے شو نو د هغے به جی امن و امان باندے دومره غلط اثر راځی، بل دا جی چه مونږه دلته په موجوده وخت کښے صرف د دوه پارټو د پاکستان پیپلز پارټئ، د عوامی نیشنل پارټئ نمائندګان د ملاکنډ ډویژن نه ټول هم د دے دوه پارټیانو کسان ناست دی چه کوم په دے صوبه کښے او په مرکز کښے دی نو هلته جی که فرض کړه زمونږ په وخت کښے دا کار اوشی نو زمونږ په دواړو پارټو باندے به هم ډیر بد اثر راځی، زمونږ په پولیټیکل کیریئر باندے به هم اثر راځی او عوام جی، مونږ دا خبره په دے فلور باندے د صوبائی حکومت، ستاسو په نوټس کښے راولو جی چه د ملاکنډ ډویژن خلق په هیڅ قیمت باندے دغه حیثیت ته، چیلنج ته تیار نه دی چه هغے له یو کوم سسټم ورکړے شوے دے جی، نو زمونږ دا درخواست دے جی، مونږ به بالکل عوامو سره ولاړ یو۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ اودریږه ګورنمنټ نه به واورو جی چه د دوئ څه پالیسی ده؟ جی میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر(اطلاعات): داسے ده جی چه اخبار کښے یقیناً چه راغلی هم دی، داسے څه خبره شته دے نه په حقیقت کښے، د ټولو نه بنیادی خبره خو جی دا ده۔ بله جی د دے خپل طریقه کار دے، دا داسے نه ده چه د خواهشاتو مطابق کیږی او داسے هم نه ده چه ګنی زه غواړم او زه نه غواړم۔ په ملک کښے حالات چه کوم دے بدلیږی، نن کالا ډهاکه، هغه چه کوم دے تور غر، هغه زمونږ ضلع شوه، داسے د ټرائبل بیلټ ته مطلب دا دے خبرے روانے دی، کله وائی FCR ختم کړئ، کله وائی د ټرائبل بیلټ د ملګرو نه تپوس اوکړئ، سیټلډ بیلټ کښے ئے کړئ، کله د یو رنګ آواز راځی کله د بل رنګ، سوالونه به رااوچتیږی ضرور، دیکښے د ملاکنډ ډویژن ملګرو دا یره ده چه ګنی مونږ منتخب خلق یو، په مونږ څه الزام رانه شی؟ دوئ هم منتخب خلق دی، دا زمونږ هم منتخب حکومت دے، مونږ به داسے کار نه کوؤ چه د عوامو د خواهشاتو خلاف وی، داسے کیدے نه شی چه یو کار به مونږ کوؤ او د عوامو به پکښے رائے نه وی یا به د هغه ځائے د منتخب خلقو به پکښے رائے نه وی او مونږ ئے د ځان د پاره به نه کوؤ، د خپل قوم د مفادو د پاره به ئے کوؤ او د هغوی د فائدے د پاره به ئے کوؤ، چه هغوی ته پته

ده چه د دوئ په دے یو کار کښے فائده نشته نو زمونږ څه کار دے چه هغه کار اوکړو؟ لهذا د دے خبرے دا بنیاد نشته، ډسکشن په هر سطح د هرے خبرے د پاره کیدے شی او هغه په هر لیول باندے مطلب دا دے چه کیږی، تش ډسکشن نه دے چه ګنی دا خبره یقیناً چه کوم دے نو عمل ته به رسی یا به چه کوم دے نو د دے خامخا ریزلټ اوځی خو دا یو خبره به زه ضرور په ټول پاکستان کښے کوم او بیا خاصکر د خپلے صوبے کوم او زمونږ په صوبه کښے چه مونږ ته کوم مسائل دی، لکه زمونږ ایف آرز دی او دلته زمونږ سیټلډ بیلټ دے، چه کوم مشکل دے نو هغه چا ته پته ده چه د کوم مشکل نه تیریږی۔ بیا د ایف آرز د ننه کوم سوال اوچتیږی او د سیټلډ بیلټ د ننه کوم سوال اوچتیږی، بیا چه کوم دے هغه علاقه چه هغه بیخی ټرائبل بیلټ دے، د هغے او زمونږ تر مینځه کوم سوالات اوچتیږی، ملاکنډ ډویژن خو د خدائے فضل دے د خوشحالئ نه د خاورے خلے ته واچوی چه هغے کښے بیخی د دهشت ګردو راج وو او هغلته د حکومت د سره وس نه رسیدو او دا منتخب خلق دومره په مشکل کښے وو چه دوئ هغلته میټنګ نه شو کولے، جلسه ئے نه شوه کولے، نن د هغه ځائے خلق جلسے کوی، عام پبلک میټنګز کوی نو ملاکنډ ډویژن ته مونږ د عزت په نظر کتلی دی، خپل نظام مو هم ورله ورکړے دے، امن مو هم پکښے راوستے دے او ټول پختونخوا، پاکستان ته دا مثال واضح دے چه هغه ځائے غوندے مثالی امن به قائموؤ، لهذا مونږ د چا د خواهشاتو خلاف کار به نه کوؤ که چرے کوؤ هم نو د دوئ په رضا، د دوئ په مصلحت، د عوامو په خوښه او د ملک په مفادو کښے به کوؤ۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه میاں صاحب۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> پوائنٹ آف آرڈر سر، پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب سپیکر:</u> بیا څه دی؟ اودریږه جی دا ایجنډا ختمه کړو نو۔۔۔۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> ډیر ضروری دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوو وایئ جی نو۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> شکریه جناب! د ملاکنډ ډویژن په انداز باندے خبرے اوشوے، مونږ خپله هم جنوبی اضلاع په دے سوچ کښے لګیا یو چه خپلے بیلے صوبے

مطالبه اوکړو ځکه چه نن وخت کښے جنوبی اضلاع سره کوم ظلم لګیا دے، جناب والا، زه دے هاؤس ته دا خبر ورکوم چه په جنوبی اضلاع کښے دا مشورے لګیا دی، مونږ په هر ځائے کښے نظر انداز کیږو لګیا یو، مونږ سره چه کوم ظلم کیږی، دا بالکل لکه د سوتیلی ماں دے او ټول ضلع کښے دے، کوهاټ سرنګ نه واخله نه هغه پله پورے دا ټول په دے سوچ کښے لګیا دی، زه حکومت ته دا وارننګ ورکوم چه دے سره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا څه ظلم کیږی، ظلم خو اوښایه کنه؟

ملک قاسم خان خٹک: ظلم دغه دے جی چه په اے ډی پی کښے مونږ نظر انداز یو، په سکیمونو کښے مونږ نظر انداز یو، په ایمپلائمنټ کښے مونږ نظر اندازیو، په هر سطح باندے جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ښه ښه، ما وئیل که۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: مونږسره ظلم کیږی او مونږ په دے باندے لګیا یو چه کوم دے، انشاء الله العزیز مونږ به دا کوؤ۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ٹهیک شوه جی۔ میاں صاحب! دا دوئ له جواب ورکړئ۔

وزیر(اطلاعات): بالکل جی جناب سپیکر صاحب! جنوبی اضلاع د یو کس نه ده، زمونږ د ټولو شریکه ده، یو سړے د ځان پسے ټوله اجاره نه لیکی۔ خبره بله ده او دا زمونږ ممبری داسے ده، نن یو او سبا نه یو، داسے نه ده چه بیخی میخونه ټک وهو۔ نه نفرت پیدا کول غواړی، که د چا د خلے نه د مینے خبره وتے شی، ډیره ښه خبره ده، که زمونږ پیوند راولی نو ډیره ښه خبره ده، که مونږ یو کیږو ډیره ښه خبره ده، سوال نه پیدا کیږی چه د جنوبی اضلاع څوک حق اووهی، مونږ د جنوبی اضلاع د حق محافظان یو ځکه چه دا زمونږ خاوره ده، زمونږ وطن دے، دغه خبرے چا ته اختیار نشته چه په دے بنیاد باندے چه ګنی زه وارننګ ورکوم، وارننګ نه ورورولی ده، چه څه مشکل وی په سر سترګو به ئے حل کوؤ او د پښتو په حساب خو وارننګ داسے دے لکه چه سړے کښېنئ ته اوځی نو که کښېږی وی خو کښېږی خو دلته نه ده، دا ښه د عقل۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: Comparative statement د راوړه۔

جناب سپیکر: تاسو کښينئ جی، بس اوس تاسو خبرے اوکړے کنه۔

وزیر(اطلاعات): بالکل جی، مونږ د جنوبی اضلاع چه پوښتے هم هغه وی، احساس محرومی، مونږ به ئے لرے کوؤ، په زخمونو باندے به ئے مرهم لګوؤ، دا زمونږ خپل زخمونه دی ځکه به ئے وررولو، دا د چا دی نه او د خپل زخمونو خیال خلق پخپله ساتی۔

جناب سپیکر: شکریہ میاں صاحب۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Muhammad Ali Khan Sahib, to please move his call attention notice No. 436.

جناب محمد علی خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ پشاور چارسدہ روڈ پر قائم ناجائز تجاوزات کی طرف دلاتا ہوں کہ باچا خان چوک سے خزانہ شوگر مل تک روڈ کی دونوں طرف ناجائز تجاوزات مستقل بنیادوں پر قائم کی گئی ہیں۔ ایک تو روڈ کی چوڑائی کم ہے اور اوپر سے تجاوزات اور گاڑیوں کے سٹینڈز قائم ہونے پر ہر وقت ٹریفک جام رہتی ہے۔ دس منٹ کا راستہ ہے اور ایک گھنٹے سے زیادہ وقت لگتا ہے۔ خصوصاً باچا خان چوک، فقیر آباد تھانہ نزد رنگ روڈ اور بخشی پل پر صبح سے رات گئے تک سڑک جام رہتی ہے۔ جنرل بس سٹینڈ ہونے کے باوجود فلائنگ کوچز و بس اور سوزوکی پک اپ کو سٹینڈ قائم کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور اس سے روزانہ کی بنیاد پر ذمہ دار احکام کو رشوت دی جاتی ہے۔ جناب سپیکر، یہ روڈ اس ملک کے اور اس علاقے کے عوام بھی استعمال کرتے ہیں، اسلئے اس میں خصوصی دلچسپی لیکر رنگ روڈ، روڈ ایک دے دیں۔

جناب سپیکر، پرون ما په دے چارسده روډ باندے، هغه خو د کهلاویدو خبره کړے وه، اوس نن چه دا کوم کال اټینشن دے هغه دا دے جی چه باچا خان چوک نه جنرل بس سټينډ پورے به ځلور پينځه اډے وی، حالانکه جنرل بس سټينډ شته خو هلته فلائنګ کوچے نه اودریږی، هلته ډاټسنے نه اودریږی، هلته سوزوکی نه اودریږی، په سړک ولاړ وی۔ هغوی خپله Monthly ورکوی او کار ئے چالو وی، نه ټریفک پولیس څه وائی، نه ټی ایم اے والا ورته څه وائی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه یو منټ یار، زیاد درانی صاحب ډیره موده پس راغے، ده ته خو لږ استقبال اوکړئ جی۔ زیاد درانی صاحب، (تالیاں) جی۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، دا په دے روډ هر وختے ټریفک جام وی روزانه گهنټه، یوه نیمه پرے لگی۔ روزانه په گهنټه یوه نیمه په تلو راتلو په یو طرف لگی او وختی بشیر بلور صاحب اووتلو، هغه اووئیل چه ما هغه بله ورځ اډو والا جرمانه کړی دی لس لس زره روپئ او پنځه پنځه زره نو هغه یو ځل ئے اوکړو بس د هغوی کار روان دے، یو ځل جرمانه، په لس زره او پنځه زره څه کیږی؟ زه تاسو ته ریکویسټ کوم جی چه تاسو هم د دے علاقے اوسیدونکی یئ، دیکښے جی لږه دلچسپی واخلئ۔ چارسده روډ چه ډیر بے موره بے پلاره دےهم دغه چارسدے وزیران ممبران خو پرے نه ځی، هغوی خو په رنگ روډ، په موټر وے ځی او دلته طهماش ته مے هم وئیلی دی، اورنگزیب ورور ته مے هم وینا کړے ده، ټولو ته مے وئیلی دی چه دیکښے څه دغه اوکړئ چه دا سړک کهلاؤ هم شی او دے نه دا تجاوزات لرے شی او دا اډے لرےشی اډے جنرل بس سټينډ ته اورسیږی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Transport, Mian Iftikhar Sahib.

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات، ٹرانسپورٹ): جناب سپیکر صاحب! د بشیر خان خو د دوئ سره خبره شوے وه، هغوی ماته وئیل چه دوئ مطمئن شو خو بهرحال دا سوال ډیر اهم هم دے او دا ډیره عجیبه خبره ده، هغوی خو هسے په خپل حساب باندے ایکشن اغستے هم دےاو ټی ایم او به د دے په حواله باندے مفصل خپل رپورټ پیش کوی خو دا ډیره عجیبه خبره ده چه دا تش چه کوم دے نو د لوکل باډیز مسئله ده، دا د لوکل باډیز مسئله نه ده، سړک د هغوی سره نه دے، اډه د هغوی سره ده۔ دا ټریفک پولیس به څنگه ډیوټی کوی؟ په ځائے د دے چه مونږ دے ته کښینو چه لوکل باډیز محکمه به څه کوی، هغه د اډے دننه خو ذمه واری اغستے شی، لوکل باډیز ته داخبره د حکومت په حیثیت زه کوم، که چرته غلط ځائے کښے چه ټریفک پکښے خرابیږی او اډه ورکړے شوے ده، دا غلطه ورکړے شوے ده او غلط ځائے کښے اډه پکار نه ده، هغه خو دغه سوال بیل دے۔ دویم سوال دا دے چه پولیس او ټریفک ته د اسمبلئ د دے فلور نه مونږه هدایات جاری کوؤ چه دا خبره نشته چه سوزوکی یا ریړه یا په سړک باندے به یو

ګاډے ولاړ وی، څه چل دے دا لوکل باډیز اجازت ورکړے دے، لوکل باډیز کوم ځائے کښے د سړک اجازت ورکولے شی؟ دا خبره کول مناسب نه ده او تاسو، هغه د چا خبره چه په دے مخلوق اورحمیږئ چه تاسو خپل غرض وی نو بیا خو تاسو نه سړے رچ هم نه شی وهلے او چه قومی خبره راشی نو بیا خلق د سترګو وړاندے لارے بندے کړی، څوک ورته څه نه وائی۔ تاسو جی د باچا خان د چوک نه، خدائے شته چه ستاسو څوک او نه ئے پیژنی یا درله څوک رښتیا لار نه درکوی، یوه ګهنټه کښے ترے وتے نه شئ او دا څه خبره ده نه، هغلته ټریفک والا پخپله موجود دی، هغلته د هغوی مرکز دے، لهذا دا بالکل اهم سوال دے او مونږ په دے ایکشن اخلو او ستاسو په وساطت د اسمبلئ د دے فلور نه مونږ هغوی ته هدایات جاری کوؤ چه که دا نه منی نو پکار دا دی چه مونږ د دے نه بیا سیریس ایکشن واخلو ځکه چه کوم خلق د غلته په ډیوټئ دی، یو خو په سفارشونو ډیوټئ له راځی ځکه چه د غه ځائے کښے مال غنیمت دے او چه بیا راشی، بیا هغوی خپله ډیوټی نه کوی نو مونږ د دے خبرے انتظار نه شو کولے چه د دوئ به د خپلے خوښے په ځائے ناست وی او دوئ به ډیوټی نه کوی، چه دوئ ټهیک ډیوټی نه کوی نو د غه خلق به بدلول غواړی، هغه خلق راوستل غواړی چه په دغه ځائے کښے په ایماندارئ باندے بیا ډیوټی کوی او زه ډیره بخښنه غواړم، مجسټریسی نظام خو نشته خو داسے خو نه چه ایماندار ختم شو، یو سرفراز مجسټریټ وو چه نن ئے هم ټول خلق یادوی، چه سرفراز به راښکاره شو یو نوم ئے کافی وو، دلته به شپیته ګرځی افسران او څوک پرے غوږ نه ګروی۔ پکار دا دی چه ځان کښے ایمانداری پیدا کړو، اخلاقی جرات پیدا کړو۔ اول وزیران بیا ایم پی اے ګان بیا سرکاری افسران او بیا دا ټول چه مونږ هم د هرے خبرے خیال ساتو چه اول خپله په تول پوره یو او بیا د بل نه تپوس کوؤ نو چه د یو سرفراز نه خلق یریږی نو د دے سلو خلقو نه ولے نه یریږی؟ مونږ کښے خپل کمے ضرور شته دے څه ژرنده ورانه ده او څه دانے لوندے دی خو دا هدایات ورته ضرور ورکوؤ سرکاری افسرانو ته چه نور چهوټ نشته، د ټریفک خلقو ته او پولیس والا ته چه دا روډ بند وی او دوئ کهلاؤ نه کړو، د هغوی نه به چه کوم دے تپوس کیږی او زه محمد علی ورور ته وایم چه که دغه رنګ حالات وی، پخپله هم د

ورکوزیږی د هغه افسر نوم د لیکی، د هغه د پتے نمبر د لیکی، مونږ به د هغه خلاف د لته ایکشن اخلو۔

جناب سپیکر: میاں صاحب ښه خبره د اوکړه۔ محمد علی خان، دا میاں صاحب چه کوم هدایات ورکړل نو انشاءالله چه په دے به څه کار اوشی خو میاں صاحب! زه، ته او پی ایف ون والا زمونږ ملک طهماش خان، دا ستاسو لاره ده، یو اچانک سرپرائز وزټ به ئے مونږ پخپله هم کوؤ او دغلته به میاں صاحب ځو، پخپله به هم ځو۔ تهینک یو جی، شکریه۔

Mr. Khushdil Khan Sahib, to please move his call attention notice.

Mr. Khaushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): Thank you, Mr. Speaker. My constituency PK-10, comprising ten union councils, has only nine high schools for boys, out of which eight are without principals / headmasters since long. It is the season of the examinations and the institutions without the heads cannot bear the requisite fruits. Therefore, it is a matter of urgent public importance and I would like to draw the attention of the Minister concerned to readdress the issue, to fill up the posts.

جناب عالی! زما په پی ایف 10 کښے ، څنګه چه ما اووئیل نهه سکولونه بغیر هیډ ماسټره او پرنسپله دی او دا د څو ورځو نه دی، د څو میاشتو نه دی بلکه تین تین سال نه خالی پراته دی نو که هر کله یو انسټی ټیوشن، یو سکول، یو کالج بغیر پرنسپله، هیډماسټره وی، د هغے به څه کارکردګی وی؟ نو زه دا د هاؤس په ذریعه باندے سوال کوم منسټر صاحب ته چه هغوی دے باره کښے څه وائی او د هغوی څه خیالات دی او څومره موده کښے به د دوئ پوسټنګ اوکړی چه یره هیډماسټران لاړ شی سکولونو ته؟ د هلکانو ډیر زیات وخت ضائع کیږی، د امتحانونو ورځے شپے دی چه هلته هیډماسټر نه وی نو بیا هلکان به څنګه سټډی کوی، استاذان به څنګه خپلے ډیوټیانے کوی؟ نو مهربانی د اوکړی چه دے باره کښے د څه هاؤس ته اووائی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Education, Sardar Hussain Babak Sahib.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی سپیکر صاحب، خوشدل خان صاحب چه کومه مسئله راپورته کړے ده، بالکل حقیقت دا دے چه دا یوائے د

دے یوے حلقے خبرہ نہ دہ، د پی کے لسم خبرہ نہ دہ او تقریباً پہ ټول خیبر پختو نخوا کښے زمونږ اکثر سکولونو کښے د هیډ ماسټرانو صاحبان او پرنسپلانو صاحبانو پوسټونه چه دی، هغه خالی دی خو بهرحال د ټول هاؤس د انفارمیشن د پاره چه دے باندے زمونږ کار روان دے او په تیره هفته کښے مونږ ډی پی سی په دے باندے کړے دہ او امید د رب نه دے انشاء اللّٰه چه تقریباً څه 150 پلس زمونږ هیډ ماسټرز او زمونږ پرنسپلز صاحبان چه دی، د دغه سکولونو به هم زمونږ برابر شی او بیا زه دا پکښے یو ایډیشنل خبره او کړمه چه دغه سلسله چه دہ، هغه زمونږه روانه دہ چه کوم دا ډیپارټمنټل پروموشنز زمونږ کومه چه کمیټی دہ، مونږ روان یو په هغے باندے کار کوؤ خو چونکه د ډیر وخت نه دا پوسټونه چه دی، دا خالی راروان دی نو مونږ پکښے د خپلے حصے ډیر زیات کار کړے دے او زما یقین دا دے چه خوشدل خان صاحب به مونږ سره په دے باندے اتفاق اوکړی چه زمونږ په دور کښے ډیر زیات پوسټونه چه وو نو هغه مونږه ډک کړل خو دا دہ چه ډیر زیات پوسټونه خالی وو او سپیکر صاحب، په دے باندے ټائم هم لګی نو د دے د پاره مونږ Permanent cell جوړ کړے دے په ډائریکټریټ کښے هم او په سیکرټریټ کښے هم، نو امید دے چه انشاء اللّٰه چه څو ورځو کښے دا 150 څه د پاسه آرډرونه چه اوشی نو په هغے به هم د دوئ حلقے ډیر سکولونه به ډک شی او نوره صوبه کښے هم زمونږ چه کوم خالی سکولونه دی، تقریباً تقریباً هغه به ډک شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل خوشدل خان۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر):</u> دا نوی سکولونه نه دی جوړ شوی چه یره د دے پاره مطلب دا دے چه نوی ریکروټمنټس به کیږی او بیا پروموشن به کیږی او بیا پرنسپل هلته ځی، دا خو زاړه سکولونه دی، دلته پوسټنګ شوے دے۔ آیا هغه خلق چه کوم هیډماسټران دی سکولونو ته راغلی دی، هغه ولے لاړل واپس، هغه ولے مطلب بل ځائے ته لاړل؟ دا خو څه نوی سکولونه، هغه خو هغه وخت کښے د دے خبرے Justification وو چه یره دا نوی سکولونه کهلاؤ شوی دی، مونږ سره مطلب دا دے پوسټونه لا نه دی راغلی یا پوسټونو کښے، دا خو زاړه سکولونه دی، په دے باندے خو پوسټنګ شوے دے، په دے باندے ریکروټمنټ

شوے دے ، کم از کم چه یو سړے ته بدلوے نو بل سړے راوستل پکار دی۔ بل دا ده چه د هلکانو ډیر زیات وخت ضائع کیږی۔ منسټر صاحب د دا اووائی چه یره دا پوسټنګ به په څو ورځو کښے اوشی او دا پوسټونه به ډک شی، دوه ورځو کښے درے ورځو کښے ، څلور ورځو کښے ، ځکه چه دا ډیر یو Important matter دے او دا ضروری ده چه دوئ به ئے اوکړی، دوئ د ایشورنس ورکړی هاؤس ته چه څو ورځو کښے به دا اوکړی؟

جناب سپیکر: منسټر صاحب دغه دے ، کمے دے د هیډ ماسټرز مونږ سره۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: داسے ده سپیکر صاحب! چه زما یقین دا دے چه خوشدل خان په دے خبره باندے ډیر زیات ښه پوهیږی چه د هیډ ماسټر او د پرنسپل پوسټ چه دے ، داBy promotion دے ، دا By appointment نه دے او 80% دا پوسټونه چه دی، دا ډیپارټمنټل پروموشن کمیټی به کوی، لکه یو سکول نوے جوړ شوے دے یا یو ریټائر شی یا خدائے مه کړه وفات شی او یا پروموټ شی Next grade ته نو ظاهره خبره ده اتیا پرسنټه پوسټونه چه دی، چه دا کوم خالی وی او دا مونږ ډکوؤ نو د دے طریقه هم دغه ده، دا 20% چه دی دا پبلک سروس کمیشن کوی نو دے سره جی دا خبره نه Matterکوی چه ګنی یو سکول نوے نه دے جوړ شوے نو دا پوسټ ولے خالی دے ؟ او دا جی زه تاسو ته ذکر اوکړمه چه دا 2004 تاسو اوګورئ چه د 2004 نه تر 2008 پورے چه کله مونږ په اقتدار کښے راغلو او مونږ په حکومت کښے راغلو، تر هغے پورے کم از کم پبلک سروس کمیشن ته یو پوسټ نه وو تلے چه کوم د هغوی په Purview کښے وو او د هغے نه علاوه په ډیپارټمنټ کښے چه 80% کوم پروموشنز به کیدل، هغه هم نه وو شوی نو دا ده سپیکر صاحب! چه مونږ پکښے د خپلے برخے کار کافی کړے دے خو مونږ ته پینډنګ کار پروت وو، د هغے وجه دا ده چه په دے صوبه کښے دومره سکولونه چه دی، دا خالی پراته دی خو بهرحال زه ایشورنس ورکوم انشاءالله که خیر وی چه دا 150 پلس چه ما کوم ذکر اوکړو، انشاءالله چه Within one week به مونږ هغه هم Notify کړو او په نورو باندے کار روان دے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او د دوئ حلقه کښے Within one week انشاءاللہ دا ټول به پوره شی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: عبدالاکبرخان، تاسو څه کړو، هغه بل مو څه کړو، د دے هیلتھ او د ایجوکیشن والا ؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! وہ ہم نے Submit کر دیا ہے آپ کے سیکرٹریٹ میں، جمعرات کے دن وہ آ رہا ہے۔ میری ریکویسٹ ہوگی کہ اس کو جمعرات ہی کے دن پاس بھی کر لیں تاکہ یہ سارے معاملے حل ہو جائیں۔

جناب سپیکر: بابک صاحب کو اور۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سب کو، سب کو۔

جناب سپیکر: اور ہیلتھ منسٹر صاحب کو آپ نے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سب کو On board لیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: تو اس جمعرات کو وہ آ رہا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں بالکل، اسی جمعرات کو ہم پیش کرینگے اور آپ مہربانی کر کے یہ ہاؤس میں وہ رول Relax کر لیں تو ہم اسی دن پاس بھی کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں تو ڈسٹری بیوٹ تو ہو جائے نا تاکہ ابھی سے اگر کسی کی اچھی تجویز۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، یہ تو ایک دن پہلے ممبران کے سامنے ڈسٹری بیوٹ ہو گا۔ ایجنڈا جب تقسیم ہو گا کل تو اسی میں تقسیم ہو گا، ایک دن پہلے۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ سیکرٹریٹ نے لاء منسٹر کو اور لاء ڈیپارٹمنٹ کو اور ان کو بھیجا ہوا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میرے خیال میں اس پر ہم ویسے ہی ٹائم، کیونکہ یہ ہم نے اسے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے، اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے سب کو On board کر کے، سب کے Concurrence سے، سب بیٹھے ہوئے تھے، پھر لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس لے گئے۔ لاء ڈیپارٹمنٹ کو ہم نے کہا کہ اگر فرق وغیرہ ہو تو وہ بھی نکال دیں۔ لاء ڈیپارٹمنٹ والوں نے وہ بھی کر دیا۔ اب یہ فائنل

سٹیج میں ہے، اگر یہ ہاؤس یا آپ نہیں چاہتے تو ہمیں کوئی، لیکن وہ تو میں As a Private Member Bill لارہاہوں ناجی۔

جناب سپیکر: میں گورنمنٹ کی Consent لیتا ہوں۔ جناب آنریبل ہیلتھ منسٹر صاحب! اگر آپ کی طرف سے اجازت ہو، ہاؤس سے ہم اجازت لے لینگے، گورنمنٹ کی طرف سے آپ سے اجازت اور سردار بابک سے اجازت لے لیں۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ۔ اس میں جناب سپیکر صاحب، یہ تمام لوگ ہم نے مل بیٹھ کر یہ چیز بنائی ہے اور ہماری Consent ہے اس کے اندر اور اسی وجہ سے یہ ہم لے کر لائے ہیں۔

Mr. Speaker: You are fully agreed?

Minister For Health: Fully agreed with this.

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! داسے دہ جی، د ایجوکیشن پہ حوالہ باندے پہ دے یوہ نکتہ باندے مونږہ ډیر زیات، دا خو ما کیبنټ تہ ھم دا خبرہ وړے وہ خو بدقسمتی دا جوړہ شوہ چہ ھلتہ Approve نہ شوہ، ھغوی منظوری ورنکړہ۔ دا یوہ خبرہ چہ دا اپوائنټمنټ چہ دے، دا د پی ټی سی یا د پی ایس ټی چہ 100% دا چہ کوم Proposal چہ پہ یونین کونسل د ورکړی، ھغے سرہ مونږہ بالکل متفق ھم یو، مونږہ ورسرہ اتفاق ھم لرو، باقی د ایډھاک والا چہ کومہ خبرہ دہ، پہ ھغے باندے ھم مونږہ اتفاق لرو چہ پکار دہ چہ پبلک سروس کمیشن پہ ھغے باندے وخت اخلی او دلتہ زمونږ سکولونہ خالی وی، ډسٹرکټ وائز نو پہ ھغے باندے ھم زمونږہ اتفاق دے او زما یقین دا دے چہ د ھغے نہ علاوہ خو پہ ھغے کبنے بلہ خبرہ نشتہ خو بھرحال۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نو بلہ ورخ ستاسو د طرف نہ اجازت دے چہ مونږہ ئے پیش کړو ھاؤس تہ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل جی، بھرحال زہ بہ بشیر خان سرہ، زہ جی دا ریکویسټ کوم چہ زہ بہ خپل پارلیمانی لیډر صاحب سرہ یو وارے بیا ډسکس کړم۔

جناب سپیکر: نه اوس راته دغه اوکړئ بیا پکښے ټائم نشته، چه اوس ئے سرکولیټ کړی۔ مطلب دا دے چه مونږ سبا، اوس ایجنډا کښے ئے تقسیم کړو، که ستاسو د طرف نه څه امنډمنټس وی، هغه پکښے راوړئ کنه۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: صحیح شوه جی، صحیح شوه۔ زه به ورسره نن ډسکس کړمه، تاسو ئے ایجنډا کښے واچوئ او که امنډمنټ وو نو مونږ به ئے پکښے راوړو۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ دا ایجنډا کښے واچوئ او سرکولیټ ئے کړئ۔ د هاؤس د طرف نه اجازت دے جی، د ټول هاؤس اجازت دے کنه جی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، دا کومے ورځ د پاره؟

جناب سپیکر: بله ورځ د پاره، بله ورځ د پاره دے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بله ورځ د پاره جی، صحیح شوه جی۔

جناب سپیکر: بله ورځ د پاره دے، دا پرائیویټ ممبر ډے د پاره ایجنډا کښے واچوئ جی۔ میاں صاحب! بل څه د نصیحت خبره خو نشته جی؟ اودریږه دا محمد علی صاحب څه وائی؟ بیا د دے نه۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب! ما یو موشن پیش کړے وو، استحقاق، تاسو او منسټر صاحب ما له تسلی راکړه او تاسو پینډنګ کړے وو، پریویلج موشن وو چه تا سره به ای ډی او کښینی او ستا تسلی به اوکړی او ای ډی او راغے، هغه بیس منټ راسره ناست وو او بیا لاړو نو زه په دے خو نه خوشحالیدم چه دا ای ډی او ما له راغے او هغه کوم وجوهات چه وو نو ما پریویلج موشن پیش کړے وو، هغے کښے ئے هیڅ اونه کړل۔ دغه ای ډی او بیا ټرانسفر شو، بدل شو او هم هغه ټرانسفر شوے ای ډی او بیا راغے۔ هفته لس ورځے پس بیا راغے نو زه وایمه چه هم هغه دغه رااوباسئ چه تاسو پینډنګ کړے دے، په هغے کارروائی اوکړئ او استحقاق کمیټئ ته د حواله شی جی چه د هغے برخلاف کارروائی اوشی۔

جناب سپیکر: اودریږه دے منسټر صاحب نه واورو کنه، دا خو ستاسو خبره شوه۔ جی سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے وه چه دا محمد علی خان صاحب چه کومه خبره کوی، دے دوران کښے زمونږ ای ډی او صاحب د چارسدے ټرانسفر شو او بیا بل چه په چارج اغستو کښے لږ ټائم هم اولګیدو، زما یقین دا دے چه ورځ دوه مخکښے هغوی چارج اغستے دے بهرحال چه کومه خبره هغوی ته مونږ کړے وه نو دے دوران کښے چونکه د چارسدے ای ډی او چه وو، هغه بدل شو او بیا نوے ای ډی او راغے او په Charge taking over کښے هغوی اته لس ورځے واغستے، بهرحال انشاء الله زه به نن ای ډی او صاحب ته اووایم او را به شی او محمد علی خان صاحب سره به ملاؤ شی۔ چونکه دوه ورځے اوشوے چه هغه چارج اغستے دے۔

جناب سپیکر: شکریه بابک صاحب، دا دوئ اووئیل چه تاسو سره به دے ورځ دوه کښے هغه ملاؤ شی جی۔ آپ کو دوبارہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ آج وہ بی آئی ایس پی کی میڈم فرزانہ راجہ بھی ابھی آ رہی ہیں، آپ کو بریفنگ دے رہی ہیں اور اس کے بعد آپ کا کھانا، طعام ادھر ہو گا۔ سب ممبران صاحبان، میڈیا کے دوست آپ بھی اور جتنے بھی سرکاری افسران صاحبان ہیں، آپ بھی آج کھانا ادھر اسمبلی میں ہمارے ساتھ اکٹھے کھائیں گے۔

The sitting is adjourned till 10:00 A.M of tomorrow morning.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 5 جنوری 2010 صبح دس تک کیلئے ملتوی ہو گیا)